سلسلہ نمبر
۵

حرمین شریفین میں حاضری کی تدابیر

حضرت مفتی محمد ارشاد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجازِ بیعت

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

idtirshad@gmail.com
www.majliseirshad.org

حرمین شریفین میں حاضری کی تدابیر

(پہلا حصہ)

ازافادات

جناب مفتی محمد ارشاد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ءِ مجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ضروری تفصیل

نام وعظ: حرمین شریفین میں حاضری کی تدابیر

نام واعظ: جناب مفتی محمد ارشاد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ: اتوار ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ، بمطابق ۲۷ ، اپریل ۲۰۱۴
اور اتوار ۴ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق ۴، مئی ۲۰۱۴

وقت: بعد نماز مغرب۔

مقام: جامع مسجد عمر فاروقؓ ایف سی ایریا کراچی۔

موضوع: بار بار حرمین شریفین میں حاضری کے نسخے اور آداب۔

اشاعت اول:۔ ۱۴۴۳ھ۔ ۲۰۲۱ ء

یہ مواعظ دراصل دو سلسلہ وار بیانات کا مجموعہ ہے۔ جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سن ۲۰۱۴ جمادی الثانی میں سفر عمرہ سے واپسی پر فرمایا اور کتابی شکل میں شایع کا حکم فرمایا۔

عنوانات

حرمین شریفین میں حاضری کی تدابیر (پہلا حصہ)........ ۵
بار بار لوٹ کر آنے کی جگہ........ ۵
کشش کی جگہ........ ۷
فوائد (پھل)........ ۹
حرم مکی کے آداب کا خیال........ ۱۱
بے ادبی سے محرومی ہے........ ۱۴
زاد راہ برائے حرمین........ ۱۶
سورۂ فتح۔مجرب عمل........ ۱۸
تلبیہ کا اہتمام بطور دعا........ ۲۰
حرمین شریفین میں حاضری کی تدابیر (دوسرا حصہ)........ ۲۶
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء........ ۳۰
طواف حرم........ ۳۲
حکمت بھرے اشعار........ ۳۳
مسجد حرام کے آداب........ ۳۴
بے ادبی سے بچیں........ ۳۶
نظر کی حفاظت........ ۳۷
دعا........ ۴۳
حوالہ جات........ ۴۵

حرمین شریفین میں حاضری کے آداب... ۴۶
ضروری اِنتباہ مقدمہ سفر کی سنتیں... ۴۷
سفر حج : انتہائی عاشقانہ عمل... ۵۰
اللہ تعالیٰ کی نشانی.. ۵۰
کعبہ شریف کا ادب ۵۱
مہمان کی توہین میزبان کی توہین ہے ۵۳
حج وعمرہ کے متعلق خاص ہدایات ۵۵
ہدایات برائے زائرینِ مدینہ منورہ ۵۹

حرمین شریفین میں حاضری کی تدابیر (پہلا حصہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَھِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ (۱)

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ (۲)

گزشتہ دنوں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حرمین شریفین کی حاضری نصیب فرمائی، فللہ الحمد ولہ الشکر آپ حضرات کے لیے بھی دعاؤں کی سعادت ملی اور سلام پیش کرنے کی بھی سعادت ملی۔ آج یہی کچھ باتیں عرض کرنی ہیں حرم شریف کے بارے میں جو اپنے بزرگوں سے سنی ہیں۔

بار بار لوٹ کر آنے کی جگہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ یاد کیجیے اس وقت کو جب کہ ہم نے کعبۃ اللہ کو حرم مکہ کو بار بار لوٹ کر آنے کی جگہ بنایا ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ

ترجمہ: (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ) جس وقت ہم نے خانۂ کعبہ کو لوگوں کا معبد اور (مقام) امن (ف ٤) (ہمیشہ سے) مقرر رکھا۔

بار بار لوٹ آنے کی اس کو جگہ بنایا گیا ہے۔ وَ اَمْنًا اور امن کی جگہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بنایا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ حاضری کے بعد جو ایک مرتبہ وہاں حاضر ہو جائے تو اس کی پیاس اور بڑھ جاتی ہے ایک تو یہ ہے کہ اب تک کوئی آدمی گیا ہی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو نصیب فرمائے، ایک آدمی جو اب تک نہ گیا ہو اس کو اتنی طلب نہیں ہوتی، طلب اس کو بھی ہوتی ہے لیکن اس کو اس درجے میں نہیں ہوتی جو ایک آدمی ہو کر آچکا ہو، دیکھ کر آچکا ہو اس کی طلب اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے اس بیت کو (یعنی اس گھر کو) بنایا ہی ایسا ہے کہ یہ بار بار لوٹ کر آنے کی جگہ ہے۔ آپ کہیں اور چلے جائیے کلفٹن یا کوئی اور گھومنے کی جگہ ہاکس بے وغیرہ، آپ تین چار مرتبہ چلے جائیے اس کے بعد پھر آپ کو پانچویں چھٹی دفعہ جانے کا جی بھی نہیں چاہے گا۔ ارے اب تو بہت دفعہ وہاں پر جا چکے ہیں کہ اب کیا ایک ہی جگہ پر بار بار جانا، اسی منظر کو دیکھنا ،بس رہنے دو۔ کوئی اور جگہ ہو تو بالآخر آپ کہہ پڑیں گے نہیں یار جی نہیں چاہتا وہاں جانے کو۔ لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ وہاں بار بار جانے سے اور زیادہ پیاس بڑھ جاتی ہے اور طلب بڑھ جاتی ہے کہ اللہ اور بار بار لے کر آئے۔ تو آج میں وہ ہی طریقے جو بزرگوں سے سنے ہیں کہ جن طریقوں سے وہاں بار بار حاضری نصیب ہو وہ عرض کروں گا۔

بہر حال اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کعبۃ اللہ کو بار بار لوٹنے کی جگہ بنایا ہے۔ کہ آدمی لوٹ کر دوبارہ آئے اور پھر آئے بار بار آئے۔ یہ تاثیر اور جگہوں میں نہیں ہے۔ اور دوسری جگہ فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کے الفاظ نقل فرمائے ہیں کہ اے اللہ میں نے اپنی ذریت کو (یعنی اپنی اولاد کو) یہاں ٹھہرادیا ہے:

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ

ترجمہ: اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب (ف) ایک (کف دست) میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں۔

ایک ایسی وادی میں جو لق دق صحرا ہے، پتھریلی زمین ہے اور وہاں قابل کاشت بھی نہیں ہے۔ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ آپ کے محترم عزت والے گھر کے پاس اپنی ذریت کو اپنے گھر والوں

کو بسادیا ہے اور آپ کے گھر کے پاس اس لیے بسایا ہے:

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

ترجمہ: اے ہمارے رب تاکہ وہ لوگ نماز کا اہتمام رکھیں۔

تاکہ یہ لوگ نماز کو قائم کریں۔

کشش کی جگہ

دیکھیے افراد دو ہی تھے، ایک حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ لیکن صیغے حضرت ابراہیمؑ نے جو استعمال فرمائیں ہیں وہ جمع کے استعمال فرمائیں۔

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

ترجمہ: اے ہمارے رب تاکہ وہ لوگ نماز کا اہتمام رکھیں۔

تاکہ یہ لوگ سب کے سب نماز کو قائم کریں۔

حالانکہ وہ تو دو ہی افراد تھے اور آگے چل کر بھی جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔

فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ اِلَيْهِمْ

تو آپ کچھ لوگوں کے قلوب ان کی طرف مائل کر دیجیئے۔

یہ بھی جمع کا صیغہ ہے کہ لوگوں کے دل ایسے بنا دیجیے کہ مکہ مکرمہ کی طرف مائل ہونے لگے وہاں بھی یہ الفاظ ہیں۔ لوگوں کے دل مائل ہونے لگے لوگوں کے دلوں میں ایسی کشش ڈال دیجیے کہ دل یہاں اس طرف مائل ہونے لگے، دل کھینچنے لگے، تو معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کو پہلے سے اطلاع دے دی گئی تھی کہ آپ گھبرائے نہیں، آپ جب چھوڑ کر جا رہے ہیں ملک شام کی طرف اپنے بیوی بچوں کو تو آپ گھبرائے نہیں، یہ ضائع نہیں ہوں گے اور یہاں باقاعدہ ایک شہر بسادیا جائے گا۔ آپ کے معزز گھر کے پاس اس لیے بسا رہا ہوں تاکہ یہ لوگ نماز کو قائم کریں۔ اس سے ایک نکتہ یہ نکلتا ہے کہ مسجد کے پاس اگر گھر ہو تو نماز قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ غالب کا ایک شعر یاد آگیا، ان کی شخصیت جیسی بھی صحیح اس پر بحث نہیں ہے لیکن بعض

مواقع پر بڑی عجیب باتیں کہیں اور بڑے عجیب نکتے بیان کیے ہیں غالب نے اور وہ غالب خود کہتے ہیں ۔

یہ مسائل تصوف یہ تیرا بیان غالب

تصوف کے مسائل پر تیرا بیان اُف

تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

تو اگر شراب نہ پیتا ہوتا تو ہم تو تجھے ولی جانتے کہ تو تو اللہ کا ولی ہے ایسے تو تصوف کے مسائل کو بیان کرتا ہے، طریقت کے مسائل کو تو اس طرح بیان کرتا ہے خود کہہ رہے ہیں اور بعض اوقات بڑی حکمت باتیں کہیں ہیں ان ہی میں ایک شعر ابھی یاد آگیا آپ حضرات کی برکت سے غالب نے کہا ۔

مسجد کے زیر سایہ اک گھر بنالیا ہے

غالب نے گھر بنایا تھا دہلی میں مسجد کے قریب اور وہ مسجد قریب تھی تو وہ کہتے ہیں ۔

مسجد کے زیر سایہ اک گھر بنالیا ہے

یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے

اب دیکھیے کیا زبردست نکتہ نکالا ہے کہ کیونکہ مسجد اللہ کا گھر ہے، ہمارے گھر کے پاس جو رہتا ہے تو ہم کیا کہتے ہیں اس کو کہ ہمارے ہمسائے ہیں ہمارے پڑوسی ہیں جو مسجد کے پاس رہتا ہو وہ مسجد اللہ کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجد کے پاس ہو تو گویا اس کا گھر اللہ کے گھر کے پاس ہے تو وہ اللہ کا پڑوسی ہوا۔ یہ نکتہ بیان کیا ہے بڑا عجیب نکتہ ہے اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ بالکل صحیح بات ہے ۔

مسجد کے زیر سایہ اک گھر بنالیا ہے

یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے

ایسی ہی درود شریف کے بارے میں بڑا عجیب نکتہ نکالا ہے غالب نے وہ کہتے ہیں ۔

غالب فنائے خواجہ بہ یزدہ گزاشتے

آپ نے دیکھا ہو گا جتنے بھی درود شریف کے صیغے ہیں جتنے بھی صیغے ہوں ان تمام کے تمام کے

صیغوں میں ہم اللہ تعالیٰ سے گزارش کرتے ہیں کہ اللہ درود نازل فرمایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اے اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ درود نازل فرمایئے۔ تمام صیغوں میں یہ بات آپ کو مشترک ملے گی۔ تو غالب کہتے ہیں ؎

غالب فنائے خواجہ بہ یزدہ گزاشتے
کہاں ذات پاک مرتبان محمد است
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کہ ہم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دورد بھیجنے کی جو گزارش کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں کہ اے اللہ آپ بھیجیے اس کا نکتہ یہ بیان فرماتے ہیں ؎

کہاں ذات پاک مرتبان محمد است

کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو واحد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام سے واقف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام سے واقف ہیں ہم لوگ واقف نہیں ہیں۔ اس لیے اللہ اس مقام، اس شان کے اعتبار سے درود نازل فرمائیں گے اور رحمتیں نازل فرمائیں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ اس لیے ہم اللہ تعالیٰ سے گزارش کرتے ہیں آپ بھیجیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرمایئے اس لیے کہ آپ بہتر جانتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کو۔ تو رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ میں یہ نکتہ ہے کہ آپ کے محترم اور معزز گھر کے پاس اس لیے بسایا ہے اپنے گھر والوں کو تاکہ یہ نماز کو قائم کریں۔

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ

پس آپ لوگوں کے دل ایسے بنا دیجیے کہ وہ یہاں مکہ مکرمہ کی طرف ان لوگوں کی طرف مائل ہوں۔

فوائد (پھل)

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ

ترجمہ: اور ان کو (محض اپنی ضرورت سے) پھل کھانے دیجیئے تاکہ یہ لوگ (ان نعمتوں کا) شکر کریں۔

اور چوں کہ یہ لق ودق صحرا ہے یہاں تو پھل کہاں سے اُگیں گے پودے ہی نہیں اگتے۔ توآپ ان کو اپنی قدرت سے پھل کھلایئے، محض اپنی قدرت سے پھل کھلایئے۔

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ

تاکہ یہ لوگ اللہ کا شکرادا کریں۔

ایک دوسری جگہ یہ الفاظ ہیں کہ

يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا (۳)

ترجمہ: جہاں ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس سے (یعنی ہماری قدرت اور رزاقی سے) کھانے کو ملتے ہیں

مکہ مکرمہ میں ساری دنیا سے پھل وہاں کھینچے چلے آتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ الٰہ آباد مشہور ہے دو وجہوں سے ایک وجہ تو یہ ہے کہ اکبر الٰہ آبادی مرحوم کی وجہ سے اور ایک الہ آباد مشہور ہے اپنے امرودُوں کی وجہ سے۔ تو میں نے کہیں پڑھا تھا۔ تو خواہش تھی کہ الہ آباد کا امرود کیسا ہوتا ہے۔ تو ہم تو الہ آباد کبھی گئے ہی نہیں، وہ مکہ مکرمہ میں الہ آباد کا امرود کھانے کی اللہ تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا۔ مکہ مکرمہ کی برکت سے وہ ایک چھوٹے خربوزے کے برابر وہاں کا امرود انتہائی لذیذ اور اس پر اسٹیکر لگا ہوا تھا کہ یہ الہ آباد کا ہے اور انتہائی لذیذ ایسا امرود کبھی کھایا ہی نہیں۔ اس وقت ساتھیوں سے کہا کہ بھائی الہ آباد اگر مشہور ہے امرود کی وجہ سے تو بالکل صحیح مشہور ہے۔ ایسا اتنا بڑا امرود تو ہم نے دیکھا ہی نہیں۔ اور اتنا لذیذ امرود بھی کبھی نہیں کھایا۔ آم یہاں پر پیدا ہوتا ہے اور یہاں نہیں ملے گا آپ کو۔ وہاں مکہ مکرمہ میں آم ہر وقت مل جائے گا۔ یہ ہے وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا اثر ہے کہ ان کو پھل کھلایئے اور ان کو پھل عطا فرمایئے۔ تو اب دنیا بھر سے کھینچ کر پھل وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اور وہاں کوئی خاص کاشت نہیں ہوتی چند وہاں پر چھوٹے موٹے باغات ہیں کھجوروں کے اور وہ شہر سے باہر ہیں بڑے باغات تو شہر سے باہر ہیں۔ اندر کوئی اکا دکا باغات ہوں گے وہ بھی کھجور کے۔ یہ ساری دنیا سے پھل وہاں پہنچ جاتے ہیں یہ بھی حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا اثر ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس گھر میں ایسی خاصیت اور ایسی کشش رکھی ہے کہ دل اس کی طرف کھنچتے ہیں۔

حرم مکی کے آداب کا خیال

بزرگوں نے اس کے طریقے بھی بتائے ہیں کہ وہاں حاضری آسان ہو جائے، اس کے بعد آداب ہیں طریقے ہیں، اگر ہم ان کو اختیار کرلیں تو ہماری حاضری آسان ہو جائے۔ تو ایک تو یہ ہے کہ یہاں پر رہتے ہوئے ہم بیت اللہ کا احترام کریں۔ بیت اللہ کی طرف رخ کرکے منہ کرکے تھوکے نہیں۔ تھوک پھینکتے وقت ہمیں اس بات کا اہتمام رکھنا چاہیے کہ آداب معاشرت میں سے ہے کہ قبلے کی طرف رخ نہ ہو۔ دوسرا یہ کہ کوئی ایسی جگہ تلاش کیجیے جو کچی ہو، وہاں تھوک پھینک کر اپنے پیر سے اس کو مٹی سے دبا دیں، فوراً دبا دیں، سخت تکلیف ہوتی ہے، جس کی طبیعت میں ذرا بھی سلامتی ہو بلغم پڑا ہوا ہو کسی کا تو دیکھ کر کیا حال ہوتا ہے۔ یا پان کی پیک ہو یہ بھی ایذائے مسلم ہے۔ ہم سمجھتے ہی نہیں اس کو کہ جتنے لوگوں نے اس کو دیکھا ہے تو ان کو کیا اچھے لگے گا کہ کہے گا کہ کتنا اچھا لگ رہا ہے یہ بلغم، تو ظاہر ہے برا ہی لگتا ہے۔ اور جب برا لگا تو یہ تکلیف ہے اور ایذائے مسلم حرام ہے۔

حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے اگر کسی نے بیت الخلاء میں فراغت کے بعد صحیح طرح نجاست کو دھویا نہیں صاف نہیں کیا بعد میں کوئی شخص آیا اور اس نے دیکھا نجاست کے اثرات ہیں یا بو باقی ہے تو تکلیف ہوئی اس کو تو یہ بھی ایذائے مسلم ہے۔ اور فرمایا کہنے کی بات تو نہیں لیکن میں پھر بھی بتا دیتا ہوں کہ میں بیت الخلاء میں بیٹھ کر لوٹے کو دھو لیتا ہوں اتنا جو وقت ملتا ہے اس میں فراغت کے ساتھ ساتھ میں لوٹا بھی دھو لیتا ہوں تاکہ لوٹا صاف ستھرا رہے۔

دیکھیے بزرگوں نے کیا کیا آداب بتلائے ہیں لہٰذا ہرگز بیت اللہ کی طرف رخ کرکے تھوکے نہیں۔ یہ بھی بیت اللہ کی تعظیم میں داخل ہے کہ خلاف ادب ہے وہاں رخ کرکے تھوکنا۔ اسی طرح روایات میں یہ ترغیب آئی ہے کہ جب غسل کررہے ہوں تو کچھ کپڑا وغیرہ

باندھ لیا جائے سطر کو ڈھانپنے کے لیے ناف سے گھٹنوں تک کوئی کپڑا باندھا جائے حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے۔ ہم لوگوں کو غسل کرنے میں بھی بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کیونکہ آدمی کا سطر کھلا ہوتا ہے اور بیت اللہ کی طرف رخ ہو گیا اسی حالت میں برہنہ حالت میں تو یہ بے ادبی ہے بیت اللہ کی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ترغیب دی ہے کہ اس کو کوئی کپڑا اپنایا جائے جو باندھ لیا جائے غسل کے وقت۔

وہاں ایک صاحب ملیشیا سے آئے تھے مدرسے میں آئے تھے تو انہوں نے ہم لوگوں کو بتایا کہ جب وہ ملیشیا گئے تو ان کو ہوٹل میں تولیہ وغیرہ اور دوسری چیزیں ضرورت کی وہ فراہم کی گئیں اور ساتھ میں ایک لنگی بھی دی گئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی یہ لنگی آپ واپس لے جایئے لنگی تو میرے پاس ہے جو استعمال کی ہے انہوں نے کہا کہ یہ اس کے لیے نہیں ہے یہ غسل کے لیے ہے اور یہاں پر غسل کے لیے پہنا جاتا ہے۔ غسل کے لیے اس لنگی کو باندھا جاتا ہے۔ وہ بڑے متاثر ہوئے اور تحقیق کی کہ بھائی یہ ادب ان میں کیسے آیا؟ تو معلوم ہوا کہ جس صوبے میں ایسا ہوتا ہے اس صوبے کا جو گورنر ہے وہ دارالعلوم دیوبند سے فاضل ہے عالم ہے۔ انہوں نے یہ طریقہ یہاں رائج کرایا ہے کہ بھائی غسل کرتے وقت سب لنگی باندھا کریں چھوٹی لنگی ہوتی ہے وہ پنڈلی تک ہوتی ہے بھائی یہ باندھ کر غسل کریں اور وہاں ہوٹلوں تک میں جو مسافر آتے ہیں ان کو فراہم کی جاتی ہے کہ قبلے کی بے ادبی نہ ہو، بیت اللہ کی بے ادبی نہ ہو۔ کیا پتا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہم کو محروم کر دیں حاضری سے۔

بے ادب محروم منداز فضل رب

مولانا روم فرماتے ہیں یہ کوئی ایسی ہوائی بات تھوڑی ہے۔

از خدا جوئیم توفیق ادب

بے ادب محروم موند از فضل رب

ہم اللہ تعالی سے ادب کی توفیق مانگتے ہیں چونکہ بے ادب اللہ کے فضل سے محروم رہتا ہے معلوم ہوا ادب نہ کرنے والا پر اللہ کا فضل متوجہ نہیں ہوتا اور سارا کا سارا کام فضل سے بنتا ہے ؎

کار فرما تو فضل ہے ان کا

ان کا۔یعنی اللہ تعالیٰ کا۔

ہم غلاموں کا نام ہوتا ہے

ہم نے حج کرلیا، عمرہ کرلیا، نماز پڑھ لی، تراویح پڑھ لی۔ تلاوت کرلی، ہم غلاموں کا نام ہو رہا ہے اگرچہ جو فضل ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کام کررہا ہے۔اللہ کا فضل ہوا تو ہم نے تلاوت کی اللہ کا فضل ہوا تو ہم مسجد میں آئے نماز پڑھی۔

کار فرما تو فضل ہے ان کا
ہم غلاموں کا نام ہوتا ہے
کام بنتا ہے فضل سے اختر
فضل کا آسرا لگائے ہے

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا تھا۔اس لیے یہ بیت اللہ کے ادب میں داخل ہے نہ قبلے کی طرف رخ کرکے تھوکا جائے اور نہ ہی برہنہ وہاں اس کی طرف رخ کیا جائے۔ کپڑے بدلتے وقت اس بات کا خاص اہتمام رکھنا چاہیے کہ بیت اللہ کی طرف رخ نہ ہو۔اس کی تحقیق کرنی چاہیے کہ ہمارا بیت اللہ کی طرف تو رخ نہیں ہے۔اس کی طرف سے رخ پھیر کر پھر کپڑے بدلے جائیں کیوں کہ کپڑے بدلتے وقت سطر کھل جاتا ہے۔اور سطر ایسی حالت میں کھلا ہوا ہو کہ بیت اللہ کی طرف رخ ہو تو یہ غلط ہے، محرومی کا اندیشہ ہے۔

اسی طریقے سے بیٹھنے میں اس بات کا دھیان رہے کہ بیت اللہ کی طرف پیر کرکے بلا مجبوری، کوئی مجبوری ہو تو وہ بات الگ ہے۔ کسی کے گھٹنوں میں تکلیف ہوتی ہے یا کوئی بیماری ہو یہ بات تو الگ ہے یہ تو عذر ہے۔ لیکن بلا ضرورت بیت اللہ کی طرف رخ کرکے پیر کرلینا، پیروں کو کھول لینا پھیلا لینا یہ بے ادبی میں داخل ہے۔

بھائی بزرگوں نے تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو اپنے استاد امام حماد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کی طرف پاؤں نہیں کرتے تھے۔اپنے استاد کے گھر کی طرف پاؤں کرکے نہیں لیٹتے تھے۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ درس گاہ میں کبھی لیٹتے نہیں تھے اور پاؤں بھی نہیں پھیلاتے تھے۔ یہ بڑے لوگوں کی باتیں ہیں اور ان ہی باتوں نے تو ان کو بڑا بنایا ہے۔ہم ان کو کوئی اہمیت نہیں

دیتے۔ انہوں نے اہمیت دی اور اللہ نے ان کو نواز دیا اور اتنے بڑے مرتبے عطا فرمائے۔ تو بیٹھنے میں بھی اس بات کا دھیان رہے کہ بلا مجبوری بیت اللہ کی طرف رخ کر کے پیر نہ پھیلائیں۔

حاجی امداد للہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جن کو سید الطائفۃ کہا جاتا ہے ان کی نیند کی حالت میں بھی پیر نہیں پھیلتے تھے سو رہے ہوتے تھے نیند کی حالت میں حالانکہ آدمی غیر مکلف ہوتا ہے کچھ پتا بھی نہیں ہوتا لیکن ان کے پیر نہیں پھیلتے تھے۔ تو خادم نے ایک دن پوچھ لیا کہ آپ پیر نہیں پھیلاتے، سوتے ہوئے بھی آپ کے پیر نہیں پھیلتے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ تو پہلے تو حضرت نے کوشش کی کہ نہ بتائیں پھر جب اس نے اصرار کیا تو بتایا اور فرمایا کہ بھائی کوئی غلام بھی اپنے آقا کے سامنے پیر پھیلاتا ہے؟ تو ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات کا اس قدر استحضار حاصل تھا کہ ان کے پاؤں نیند میں بھی نہیں پھیلتے تھے۔ یہ بیت اللہ کے بھی آداب میں سے ہے کہ اس کی طرف پیر نہ پھیلائیں۔

اسی طرح فراغت کے وقت جب بیٹھیں تو اس بات کا دھیان رکھیں کہ گھروں میں ہم تعمیرات کرا لیتے ہیں لیکن اس بات کا دھیان نہیں رکھتے کہ بیت اللہ کی طرف رخ ہوتا ہے بیت الخلاء کا یعنی جب آدمی فراغت کے لیے اس میں بیٹھتا ہے تو یا تو اس کا منہ ہوتا ہے یا اس کی پیٹھ ہوتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں خلاف ادب ہیں۔ منع فرمایا ہے ممنوع ہے نہ پیٹھ ہو نہ منہ ہو بیت اللہ کی طرف فراغت کے وقت۔ یا کہیں کھلی جگہ میں گاؤں دیہات میں جنگل میں فراغت کرنی پڑ جائے تو اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ نہ ہمارا منہ ہو قبلے کی طرف نہ چہرہ ہو اور کمر ہو نہ پیٹ ہو، یہ بھی ممنوع ہے ادب کے خلاف ہے۔

اسی طریقے سے لیٹنے میں، لیٹنے کی حالت میں بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نہ لیٹا جائے کہ پاؤں ہمارے بیت اللہ کی طرف ہوں اس طرح لیٹنا یہ بھی بے ادبی ہے بیت اللہ کی اور ان تمام باتوں پر اندیشہ محرومی ہے۔

بے ادبی سے محرومی ہے

ایک صاحب جو عالم بھی ہیں اہل علم ہیں۔ مجھ سے وہ فرمانے لگے کہ وہاں جا کر

میرے لیے دعا کرنا کہ بات یہ ہوئی کہ ایک مدینہ منورہ کے رہنے والے ایک سے جو مدینہ منورہ کا رہنے والا تھا میری اس کے ساتھ کچھ گرما گرمی ہوگئی، حق پر وہی تھا میں ناحق تھا اور میں نے کچھ باتیں اس کو سنادی، اسباب موجود ہے پاسپورٹ موجود ہے، پیسے موجود ہیں چھٹی بھی مجھے مل جائے گی مگر میری حاضری نہ ہو پا رہی۔ خود ان کی زبان سے میں نے کانوں یہ الفاظ سنے ہیں۔ سب اسباب موجود ہیں مگر حاضری نہیں ہو پا رہی۔ تو ذرا میرے لیے جا کر دعا کرنا۔ یہ کیا چیز ہے یہ وہی ہے ذرا سی بے ادبی پر محرومی کا اندیشہ ہے۔

ایک صاحب نے مدینہ منورہ کی دہی کے بارے میں یہ کہہ دیا کہ وہ ہندوستان کے تھے کہنے لگے ہندوستان میں دہی ایسی میٹھی ہوتی ہے یہاں تو کھٹی ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ کی دہی کھٹی ہے تو رات کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ انتہائی غصے میں تھے اور فرمایا کہ ہمارے شہر سے نکل جاؤ تم یہاں رہنے کے قابل نہیں ہو تمہیں تو چاہیے تھا ہمارے شہر کی کھٹی دہی بھی تمہیں پسند آتی، ہندوستان کی دہی سے زیادہ پسند آتی۔ کیونکہ ہمارے شہر کی ہے چاہے کھٹی ہی ہو۔ تم نے یہ کہا کیوں؟ کہ یہ مدینہ منورہ کی دہی کھٹی ہوتی ہے۔

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے متوسلین میں سے ایک صاحب تھے ایک مرتبہ وہاں جو حبشی عورتیں آتی ہیں برقعہ پہنی ہوئی ہوتی ہیں پردے میں ہوتی ہیں انڈے بیچتی ہیں مدینہ منورہ میں، سامنے رکھے ہوتے ہیں انڈے اور لوگ خریدتے رہتے ہیں انہوں نے ان سے کچھ انڈے خرید لیے اور ایک دو انڈے خراب نکلے تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ یہ عورتیں کیسی ہیں انہوں نے مجھے خراب انڈے دے دیے۔ آئندہ ان سے انڈے نہیں خریدوں گا۔ تو رات کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ بھائی ان سے خرید لیا کرو غریب عورتیں ہیں اور بہت دور سے آتی ہیں اور ہمارے شہر کی ہیں۔ تو وہ صبح اٹھ کر بہت روئے کہ مجھ سے کیا غلطی ہوگئی۔ اور پھر روزانہ انڈے خریدتے تھے اپنی غلطی پر ندامت کی وجہ سے روزانہ انڈے خریدتے تھے۔ خود ضرورت نہیں ہوتی تھی دوسروں کو دے دیتے تھے لیکن خریدنے لگے۔

اس لیے بہت زیادہ ادب جتنا ہم ادب کریں گے اتنا ہی ہمارے لیے آسانیاں ہوں گی۔

اس لیے لیٹنے کی حالت میں بھی یہ تحقیق کرلیں کہ کہیں ہمارے پیر تو نہیں ہیں قبلے کی طرف۔

زادراہ برائے حرمین

ایک ادب یہ بھی ہے کہ حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سکھائی کہ ایک تھیلی بنانی چاہیے اس پر لکھ بھی لیں لفافہ ہو تھیلی ہو اس پر لکھ لیں برائے سفرِ حرمین شریفین۔اس پر لکھ لیں مارکر سے قلم سے ایک تھیلی ہو لفافہ ہو اس میں حسبِ استطاعت پانچ روپے، دس روپے، بیس روپے، روزانہ ڈالتے رہیے۔ جتنا آپ کی استطاعت ہو۔ دونوں حضرات ایک تو مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پاکستان کے مفتی اعظم ہیں۔اور مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ شاہیر فتاویٰ محمودیہ اور حضرت شیخ مولانا زکریا رحمہ اللہ کے خلیفہ اعظم کہا جاتا ہے ان کو۔ بہت بڑے اور سب سے بڑے خلیفہ یہ ہی شمار ہوتے ہیں تو ان کے ملفوظات میں ملفوظات فقیہ الامت میں۔اور مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں میں نے خود یہ باتیں پڑھیں ان دونوں حضرات نے یہ بات لکھی ہیں انہوں نے سفرِ حرمین شریفین کے لیے ایک تھیلی بنائی تھی اس میں پیسے ڈالتے رہتے تھے، تھوڑے پیسے پانچ روپے دس روپے ڈالتے رہتے تھے اور دونوں حضرات نے لکھا ہے کہ اس تھیلی بنانے اور لفافے بنانے کی برکت سے کئی مرتبہ ہمیں حاضری نصیب ہوئی۔اور دونوں حضرات نے لکھا ہے کہ اسی عمل کی برکت سے ہوئی ہے۔آپ اندازہ لگائیے کہ کتنے بڑے بڑے یہ حضرات مفتی ہیں، صدر مفتی دارالعلوم دیوبند مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وہ بھی یہ لکھتے ہیں اور مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ فرمایا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صاحب زادی نے عرض کیا کہ بیت اللہ حاضری کو جی چاہتا ہے تو فرمایا کہ کچھ تیاری بھی کی ہے تو انہوں نے کہا کہ تیاری تو نہیں کی تو بس جی چاہتا ہے، فرمایا یہ بھی کوئی بات ہے۔ تیاری کرو اور پھر فرمایا ایک تھیلی بناؤ پیسے ڈالو ان سے بھی یہ عمل شروع کروایا۔ بھائی خالی ارادہ سے کیا ہوتا ہے تو اللہ کو اپنی طلب تو دکھاؤ کچھ عمل تو کرو۔ لہٰذا ان سے تھیلی بنوائی کچھ پچیاسی روپے ان کے کچھ جمع ہو گئے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا نہیں جا سکیں اور ان کی

طرف سے یہ پیسے شامل کیے گئے اور حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کو بھیجا گیا اور انہوں نے حج کیا۔ یہ ہی پیسے وہ لے گئے۔ بہر حال یہ تھیلی بنانا یہ بھی بہت بڑا ادب ہے اور اس سے بڑی آسانی ہوتی ہے دو بڑے بزرگوں نے جو اپنے وقت کے بڑے مفتی بھی تھے انہوں نے یہ فرمایا کہ اس عمل کی برکت سے ہماری کئی مرتبہ حاضری ہوئی، اور آپ کو تو پتا ہی ہے کہ عالم کی کیا تنخواہ ہوتی ہے؟

وہ لطیفہ مشہور ہے کہ ایک صاحب نے کہا کہ میرے ہاتھی کو جو رلا دے گا میں اس کو انعام دوں گا۔ بہت لوگ آئے پتا نہیں کیا کیا اس کے کان میں کہا وہ ٹس سے مس نہیں ہوا ایک مرتبہ ایک مولوی صاحب آئے انہوں نے کچھ کان میں کہا تو وہ بہت رویا زار و قطار رونے لگا، اب لوگوں نے کہا کہ آپ نے کیا کہا ہے اس کے کان میں، انہوں نے کہا کہ میں نے کچھ کہا تو نہیں بس میں نے اپنی تنخواہ بتادی تھی۔ تو وہ بے چارہ ہاتھی بھی رو پڑا۔ یہ بات تو اپنی جگہ ہے بطور لطیفہ کہ۔ لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جتنی برکت ائمہ، علماء اور مؤذنین کی تنخواہوں میں ہوتی ہے اتنی شاید کسی اور طبقے کی تنخواہوں میں نہیں ہوتی ہے۔ کم تنخواہ اور قلیل تنخواہ میں گزارا ہو جاتا ہے الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ گزارا کروادیتے ہیں۔ ان حضرات کی تنخواہوں میں علماء موذنین، ائمہ ان کی تنخواہوں میں بڑی برکت ہوتی ہے۔آپ دیکھ لیجیے مشاہدہ کر لیجیے۔

بہر حال تھیلی بنانی چاہیے اور اس میں کچھ نہ کچھ ڈالتے رہیے روزانہ یہ ضروری نہیں کہ آپ روزانہ پانچ سو روپے ہی ڈالیں، بس سو روپے یا دس روپے یا پانچ روپے ڈال دیجیے بس مگر روز ڈالیے۔ بلکہ صدقے کے لیے بھی ہمارے بزرگوں نے تو دو تھیلیاں بنائی ایک تو حرم شریف کے سفر کی نیت سے اور ایک صدقے کی نیت سے ایک تو یہ ہے کہ آپ نے ہفتے بھر میں مہینے میں صدقہ دے دیا یہ بھی اچھی بات ہے۔ یہ برا عمل نہیں ہے یہ بھی بہت اچھا ہے لیکن اس سے بھی بہتر عمل یہ ہے کہ آپ ایک تھیلی بنائیے اور لفافے یا تھیلی اور اس کے اندر صدقے کے پیسے ڈالتے رہیے روزانہ اب ایک معمول بنا لیجیے، دس دن، بیس دن پندرہ دن، آپ نکال دیجیے اور صدقہ ادا کر دیجیے۔ اس میں یہ ہو گا کہ وہ صدقہ کے جو پیسے رکھے ہوئے ہیں اس کی برکت سے

حفاظت رہے گی۔ گھر میں برکت رہے گی اور ہر بزرگوں کا بتایا ہوا عمل ہے۔ان کا مجرب عمل ہے اس پر ان کا تعامل رہا ہے۔اس لیے صدقے کے لیے بھی ایک تھیلی بنانی چاہیے اس میں بھی حسب استطاعت دو روپے ہی صحیح، پانچ روپے صحیح آپ روزانہ ڈالتے رہیے۔اور دس دن کے بعد یا دو ہفتے کے بعد یا مہینے کے بعد کسی مستحق کو دے دیجیے۔ بہر حال یہ دونوں عمل ہمیں کرنے چاہیے۔اور انتہائی مفید ہے،آج کل حالات کیسے چل رہے ہیں آپ کو معلوم ہے۔ کسی کی جان مال محفوظ نہیں ہے اس لیے صدقے کا اہتمام انتہائی ضروری ہے۔ صدقے کی برکت سے یہ بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ناگہانی آفتوں سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔ بری موت سے اللہ حفاظت فرماتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

تو حرمین شرفین کی نیت سے بھی اس کا اہتمام رکھنا چاہیے کہ ہم ایک تھیلی بنالیں اور اس میں تھوڑے تھوڑے پیسے جمع کرتے رہیں اور ایک ادب بزرگوں نے یہ بھی بتایا ہے۔ حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جلال آبادی ان کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ وہ حرمین شریفین میں جاتا رہے اور آتا رہے، جاتا رہے آتا رہے، جب کہ اس کے پاس اسباب بھی نہ ہوں پھر بھی اس کی حاضری ہوتی رہے جاتا رہے آتا رہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو سب چاہتے ہیں۔ تو حضرت نے جواب دینے کے بجائے مزید دو دفعہ یہی سوال کیا۔ یہ سنت بھی ہے، کوئی اہم بات ہوتی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو تین مرتبہ فرماتے تھے یا کوئی اہم سوال ہوتا تھا تو تین مرتبہ پوچھنے کا اہتمام فرماتے تھے۔ تو حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تین دفعہ یہ بات پوچھی اور لوگ ہر دفعہ ہمیں یہ ہی جواب دیتے رہے کہ حضرت ہم سب چاہتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس اسباب نہ بھی ہوں تو تب بھی حرمین شریفین آتے رہیں اور جاتے رہیں۔ اور پھر فرمایا کہ اگر یہ چاہتے ہو تو ظہر کے بعد سورۂ فتح پڑھ لیا کرو۔

سورۂ فتح۔ مجرب عمل

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾ (۴)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلی فتح دی

سورہ فتح یہ چھبیسویں پارے میں ہے، اس کو پڑھ لیا کرو۔ اگر کوئی کہے کہ یہ تو بڑی سورت ہے واقعی بڑی سورت ہے تقریباً پاؤ پارے کے برابر ہے۔ ڈھائی تین صفحوں کی سورت ہے تو اس کا بھی خلاصہ ایک آیت ہے اس کا اہتمام کرلیں۔ اس کو تو کوئی چھوڑے ہی نا۔ (جو کوئی پوری سورت) اول تو پوری سورت پڑھنی چاہیے۔ اگر کوئی نہ پڑھ سکے تو ایک آیت اسی سورہ فتح کی ایک آیت ہے:

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ (۵)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کو سچا خواب دکھلایا جو مطابق واقع کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام (یعنی مکہ) میں انشاءاللہ ضرور جاؤ گے امن وامان کے ساتھ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا اور کوئی بال کترا تا ہوگا تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا سو اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو تم کو معلوم نہیں پھر اس سے پہلے لگتے ہاتھ ایک فتح دیدی۔ (ف)

یہ آیت گویا نچوڑ ہے اور اس میں یہ فرمایا گیا کہ تم ضرور بالضرور داخل ہوگے مسجد الحرام میں لَتَدْخُلُنَّ لام تاکید بانون ثقیلہ کہا جاتا ہے اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے ضرور بالضرور داخل ہوں گے۔ تو اس کے اثر سے ضرور بالضرور ان شاءاللہ ہم داخل ہو جائیں گے، مسجد الحرم میں۔ اور میں آپ سے عرض کرو، مولانا مسیح اللہ خان صاحب کا تو مجھے علم نہیں لیکن ان کے خلیفے تھے سکھر میں مولانا فاروق صاحب سکھر والے کہلاتے ہیں وہ۔ اڑتالیس (۴۸) سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ اور ان کے بیاسی ۸۲ سفر ہوئے حرمین شریفین کے۔ اور وہ اس سورت کا اہتمام فرماتے تھے ہمیشہ ظہر کے بعد وہ سورہ فتح پڑھتے تھے۔ بیاسی سفر ہوئے مختصر زندگی میں۔ اور ان حاجی فاروق صاحب کے خلیفہ تھے ڈاکٹر صابر صاحب ان کا بیالیس سال کی عمر میں انتقال ہوا تقریبا جوانی میں انتقال ہوگیا، ان کے اکیاسی ۸۱ سفر ہوئے اور یہ بھی یہی پڑھتے تھے ظہر کے بعد سورہ فتح۔ جو پڑھتے تھے میں ان کا عرض کررہا ہوں کہ اللہ نے ان کو واقعی سعادت عطا فرمائی۔ اس لیے ہم اہتمام کریں اس کا۔ اگر ہم حاضری چاہتے ہیں تو اہتمام کریں۔ یہ عمل ہے جو مجرب ہے جنھوں نے اس کو کیا اللہ نے ان کو پہنچایا اور بار بار پہنچایا۔ اور واقعی اسباب بھی نہیں ہوتے تھے، ان حضرات کے پاس۔ لوگ ان کو ہدیہ دے کر اپنی سعادت سمجھتے تھے کہ ہمارا ہدیہ

قبول کر لیا حضرت نے انہی ہدایہ سے اس کی برکت سے یہ لوگ چلے جاتے تھے اور حاضری ہو جاتی تھی اس لیے یہ سورہ فتح پڑھنے کا اہتمام ہو ظہر کے بعد یا سورہ فتح پوری نہ پڑھ سکے تو اس کی یہ آیت اس کے آخر میں ہے

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی نے اپنے رسول علیہ السلام کو سچا خواب دکھلایا جو مطابق واقع کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام (یعنی مکہ) میں انشاءاللہ ضرور جاؤ گے امن وامان کے ساتھ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہو گا اور کوئی بال کترتا ہو گا تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہو گا سو اللہ تعالی کو وہ باتیں معلوم ہیں جو تم کو معلوم نہیں پھر اس سے پہلے لگتے ہاتھ ایک فتح دیدی۔(ف)

اس کا اہتمام ہو ایک دفعہ کم از کم پڑھ لیں ہر فرض نماز کے بعد اس کو ایک دفعہ پڑھ لیں۔

تلبیہ کا اہتمام بطور دعا

ہمارے ایک دوست ہیں وہاں مولانا طاہر صاحب ہمارے ساتھ پڑھتے تھے تو وہ جب یہاں رہتے تھے تو ان کے مدرسے میں اذان کی خدمت ان کے ذمے تھی۔اذان دیا کرتے تھے، تو ہر سال ان کی حاضری خوب ہوتی تھی، حرمین شریفین میں۔اور میں جانتا تھا کہ ان کے پاس اسباب نہیں ہیں۔اس کا تو میں گواہ ہوں اسباب نہیں ہوتے تھے۔میرے سے بے تکلفی تھی تو ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ سچ سچ بتاؤ کیا بات ہے کیا عمل ہے تمہارا کہ تم یہ حرمین شریفین چلے جاتے ہو۔تو انہوں نے مجھے یہ جواب دیا کہ بھائی بات یہ ہے کہ تم تو جانتے ہو میں تو موذن ہوں اور اذان دینے کے بعد جب میں فارغ ہوتا ہوں تو اذان کی دعا پڑھ لیتا ہوں جو مسنون دعا ہے اور اس کے بعد میں ایک مرتبہ تلبیہ پڑھ لیتا ہوں۔

لبيك اللهم لبيك لبيك لاشريك لك لبيك، ان الحمد والنعمة لك والملك لاشريك لك۔

تو کہنے لگے کہ میں یہ پڑھ لیتا ہوں۔اور اب تو ان کا اقامہ بن چکا ہے اب تو وہی مقیم ہیں۔بیوی

بچے بھی وہی ہیں جب چاہتے ہیں مسجد الحرام چلے جاتے ہیں جب چاہتے ہیں طواف کر لیتے ہیں ہر سال ان کا حج ہو جاتا ہے، عمرے تو خوب ہوتے ہیں پابندی اس عمل کی کی، انہوں نے بس اذان کے بعد اذان کی دعا پڑھی اور تلبیہ ایک دفعہ پڑھ لیا۔ اچھا بھائی اگر ہم اذان کے بعد نہ پڑھ پائیں تو فرض نماز کے بعد پڑھ لیں۔ فرض نمازوں سے جب فارغ ہوں تو ایک مرتبہ تلبیہ پڑھ لیں۔

لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك، ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك۔

یہ بھی بہت مجرب عمل ہے۔ آپ فرض نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ اذان اور اقامت کے دوران تو دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ وقت تو انتہائی اہم ہے اس میں پڑھ لیں تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ فرض نماز کے بعد پڑھ لیں۔ فرض نماز کے بعد بھی قبولیت کا وقت ہے۔ اس قبولیت کے وقت میں حرمین شریفین حاضری کی نیت سے یہ تلبیہ پڑھ لیں۔ یہ بھی انتہائی مفید ہے۔ بہر حال کچھ کرنا پڑے گا کرنے کے کام تو کچھ کرنے ہی سے ہوتے ہیں۔

مبتدی بنیے تو ایک دن منتہی ہو جائیں گے
ابتداء تو کیجیے کچھ انتہاء کے واسطے
جہاں میں جو بھی ہوتا ہے وہ کچھ کرنے سے ہوتا ہے
اگر سے کچھ نہیں ہوتا مگر سے کچھ نہیں ہوتا

تو یہ آداب ہیں ان کا ہم لحاظ رکھیں۔ اچھا وہاں پر جب حاضری ہو جائے تو وہاں حاضری میں بھی وہ کبھی کبھار ایئرپورٹ پر بہت لمبی لائن ہوتی ہے، بہت دیر سے نمبر آتا ہے۔ ہرگز ہرگز ہم نہ اپنے دل میں برا مانیں اور نہ ہی کسی سے کہیں کہ اتنا سست کام کرتے ہیں کہ یا کوئی اور اعتراض وغیرہ۔ تو یہ اعتراض بھی ہمیں محروم کرنے کے لیے کافی ہے۔ بلکہ ہم تو یہ سمجھیں کہ جہاز کا وہ پائلٹ جس میں ہم جا رہے ہیں یہ بھی ہمارا محسن ہے، اس کا احسان ہے ہمارے اوپر کہ یہ جہاز ہمیں اڑا کر وہاں لے جا رہا ہے۔

میرے دوستوں میں نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے ایک واقعہ سنا تھا کہ ایک

چیونٹی نے اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ میں چیونٹی ہوں اتنا بڑا سمندر بیچ میں ہے مجھے اپنے گھر بلا لیجیے میں آپ کا گھر دیکھنا چاہتی ہوں۔آپ کے گھر کی حاضری مجھے چاہیے۔ وہ دعائیں کرتی رہی کرتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حرم کا ایک کبوتر بھیجا وہ حرم سے اڑتا ہوا آیا یہاں پر پہنچا جو اس کا مقام تھا اس چیونٹی کا وہاں پہنچا اور اللہ تعالیٰ نے اس چیونٹی کو حکم دیا کہ تو اس کے پیر پر چپک جا۔ وہ اس کے پیر پر چپک گئی اور اس نے اڑ کر اس کو حرم پہنچا دیا۔تو ایک چیونٹی کی ایک خواہش پوری ہو رہی ہے۔ ہم اللہ کو اپنی طلب تو دکھائیں۔اس لیے وہاں مسافروں سے ہم سفر لوگوں سے بھی نہ جھگڑیں اچھی جگہ ان کو دے دیں اچھا کھانا ان کو کھلائیں اچھی سیٹ ان کو دے دیں۔ انتہائی درجے اکرام کرنے کی کوشش کریں۔اور وہاں تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ یوں سمجھو یہاں جو آکر تم خرچ کرو گے لوگوں پر اکرام کرو گے تو ایک روپے کا ایک لاکھ تمہیں ملے گا۔ لہٰذا کسی سے نہ لڑائی کریں نہ جھگڑا کریں۔

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ (۶)

ترجمہ: حج میں نہ کوئی فحش بات (جائز) ہے اور نہ کوئی بے حکمی (درست) ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع (زیبا) ہے۔

حج کا ادب بتایا گیا۔ جدال نہیں ہے جھگڑا نہیں ہے محرومی کا اندیشہ ہے۔تو اس لیے اس ادب کے ساتھ ہمیں وہاں جانا چاہیے اور جب وہاں حاضری ہو جائے وہاں کے جو آداب ہیں ان کو ملحوظ رکھنا چاہیے اور ایک ادب بزرگوں نے اور بھی لکھا ہے کہ وہاں پہنچ کر حرم شریف میں جو بیت اللہ کی جو دیوار ہے حطیم کے سامنے جس میں میزاب بھی لگا ہوا ہے، یعنی پرنالہ جو لگا ہوا ہے وہ دیوار حطیم کے سامنے ہے۔ حطیم جو ایک گول دائرہ نظر آتا ہے ابھرا ہوا دیوار کی صورت میں اس کے سامنے والی دیوار پر انگلی سے یہ آیت لکھ دیں

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ (۷)

ترجمہ: جس خدا نے آپ پر قرآن (کے احکام پر عمل اور اس کی تبلیغ) کو فرض کیا ہے وہ آپ کو (آپ کے اصلی) وطن یعنی (مکہ) میں پھر پہنچائے گا۔

یعنی جس اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے تحقیق وہ آپ کو دوبارہ یہاں لوٹائے گا۔ یہ آیت دراصل اس وقت نازل ہوئی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ بار بار حسرت سے بیت اللہ کو دیکھ رہے تھے کہ یہاں بچپن گزرا بیت اللہ کے قرب و جوار میں اور اب

اس کو چھوڑنا پڑ رہا ہے یہاں سے جانا پڑ رہا ہے۔ تو یہ آیت اللہ تعالیٰ نے بطور تسلی کے نازل فرمائی تھی کہ آپ گھبرائے نہیں۔ جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے وہی اللہ آپ کو دوبارہ یہاں لوٹائے گا۔ آپ گھبرائے نہیں، اس آیت کی بڑی تاثیر ہے۔ میں تو عرض کروں کہ میں نے جس کی نیت کر کے بھی وہاں لکھا ہے وہ بھی پہنچ گیا۔ لیکن اس وقت وہاں رش کا زمانہ ہے وہاں یہ آیت لکھنا کوئی فرض واجب تو ہے نہیں، لیکن اگر وہاں جانے کی آدمی کوشش کرے گا تو عورتوں سے ٹکرانے کا، بد نظری کا اور یا کسی کے پیر پر پیر پڑ جانے کا کسی کو تکلیف پہنچ جانے کا اندیشہ ہے، لہٰذا یہ چیزیں تو حرام ہیں یہ ممنوع چیزیں ہیں لہٰذا حطیم کے رخ پر اور میزاب کے رخ پر جو بھی بیت اللہ کی دیوار ہو اس پر لکھ دیا جائے، اس کی بھی یہی تاثیر ہے ان شاءاللہ۔ اس پر انگلی سے یہ آیت لکھ دیں: (کسی بھی چیز سے)

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ

ترجمہ: جس خدا نے آپ پر قرآن (کے احکام پر عمل اور اس کی تبلیغ) کو فرض کیا ہے وہ آپ کو (آپ کے اصلی) وطن یعنی (مکہ) میں پھر پہنچائے گا۔

نکتہ وغیرہ لگا دیں انگلی سے لکھ دیں، بس ایسے ہی لکھ دیجیے۔ تو یہ بڑی موثر ہے، یہ بہت موثر آیت ہے۔ اس کی برکت سے آدمی کی دوبارہ حاضری ہو جاتی ہے۔ وہاں جا کر لکھ دیں تو دوبارہ حاضری نصیب ہو جاتی ہے۔ اور دوبارہ جب حاضری نصیب ہو تو پھر لکھ دیں۔ تو پھر دوبارہ حاضری نصیب ہو جائے گی۔ بار بار حاضری اس کی برکت سے ہوتی رہتی ہے۔ تو آپ جب بھی جائیں تو وہاں لکھ دیجیے اسی طرح مسجد نبوی میں بھی جو بیت اللہ کے رخ پر دیوار ہو وہاں یہ آیت لکھ دی جائے۔

غالباً حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری نے یہ بات لکھی ہے کہ اس کا اثر ہے کہ یہ موثر ہے یہ آیت مجرب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ (۸)

اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر جب حاضری ہو تو وہاں پر:

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ عن جمیع امتك

آپ کی پوری امت کی طرف سے آپ پر سلام ہو یہ ایسا درود ہے یہ ایسا سلام ہے کہ اس کی برکت سے بھی دوبارہ حاضری نصیب ہو جاتی ہے۔ اگر ان الفاظ میں آپ سلام پڑھ لیں وہاں پر

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ عن جمیع امتك

اور جب وہاں سے واپسی ہو رہی ہو، ہم تو حسرت سے دیکھیں مدینہ منورہ کو بھی اور بیت اللہ کو بھی رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنالیں کہ یہاں سے اب واپسی ہو رہی ہے اور خاص طور پر بیت اللہ سے واپسی کے وقت بزرگوں نے یہ ادب سکھلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رخصت لے کر آئیں کہ اے اللہ اگلی دفعہ حاضری تک کے لیے جو جلد حاضری ہو اس تک مجھے رخصت عطا فرمادیجیے۔اب آپ سے رخصت لے کر جارہاہوں،جی تو نہیں چاہ رہاہے لیکن آپ سے رخصت لے کر جارہاہوں۔اگلی دفعہ حاضری تک کے لیے مجھے رخصت عطافرمادیجیے۔اللہ سے چپکے چپکے یہ دعامانگ لیں کہ اگلی حاضری کے لیے مجھے رخصت عطافرمادیجیے۔اور یہاں واپس آکر اپنا احرام اور اپنے سفر کا جو سامان آپ نے خریدا تھا مثلاً احرام ہے،اور دوسرا بستہ وغیرہ جو چھوٹا سا ہوتا ہے اور بیلٹ ہوتی ہے ان چیزوں کو آپ دوبارہ صاف ستھرا کر کے اگلے سفر کی نیت سے تیار کر کے رکھ لیں۔کیا پتا اللہ کو یہ ہی ادا پسند آجائے کہ میں احرام کو دھلوا کر اور یہ بستہ وغیرہ یہ ضرورت کی چیزیں جو حج اور عمرہ میں کام آتی ہیں میں یہ رکھ رہاہوں اس جگہ رکھ رہاہوں کہ اس نیت سے کہ میں اگلے سفر کے لیے رکھ رہا ہوں۔ تو اس طرح تیار کر کے رکھیں یہ اللہ کو دکھادیجیے کہ یااللہ دیکھ لیجیے اگلے حاضری کے لیے میں نے یہ سامان بھی تیار رکھا ہوا ہے کیا پتا اللہ کو یہ ادا پسند آجائے بہر حال یہ وہ آداب ہیں اور وہ طریقے ہیں جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ، جو بزرگوں کے سکھائے ہوئے ہیں اور ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ وہاں کی حاضری اللہ تعالیٰ آسان فرمادیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطافرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سبحانك اللھم وبحمدك، نشھد اللہ لا الہ الا انت نستغفرك ونتوب الیہ۔

حرمین شریفین میں حاضری کی تدابیر

(دوسرا حصہ)

از افادات

جناب مفتی محمد ارشاد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہء مجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حرمین شریفین میں حاضری کی تدابیر (دوسرا حصہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسول الکریم

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک نعت شریف ہے جو تجربے سے مشاہدے سے ثابت ہے کہ اگر اس کو حرم میں پڑھا جائے تو بڑی نورانیت حاصل ہوتی ہے۔اور اکثر لوگ جانتے ہیں کہ مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ پاکستان کے مفتی اعظم تھے۔یہ نعت شریف انہوں نے روضۂ اطہر کے سامنے ہی بیٹھ کر لکھی ہے اور اس نعت شریف کی عجیب نورانیت ہے ،میں خود بھی یہ نعت شریف وہاں بیٹھ کر پڑھتا تھا اور مجھے بہت فائدہ ہوتا تھا۔تو وہ نعت شریف آپ کو آج سناتا ہوں:

پھر پیش نظر گنبد خضریٰ حرم ہے
پھر نام خدا روضۂ جنت میں قدم ہے

یہ دراصل ایک حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے:

ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ

میرے گھر یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ مبارک جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں، وہاں سے لے کر اور منبر تک جو راستہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔جس کو ہم "ریاض الجنۃ" کہتے ہیں،اُسی کی طرف اشارہ ہے۔(۱)

پھر پیشِ نظر گنبد خضریٰ حرم ہے
پھر نامِ خدا روضۂ جنت میں قدم ہے
پھر شکرِ خدا سامنے محراب نبی ہے
پھر سر ہے میرا اور تیرا نقش قدم ہے
پھر بارگاہِ سید کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پہنچا

یہ ان کا کرم ان کا کرم ان کا کرم ہے

یہ ان کا کرم ان کا کرم ان کا کرم ہے

پھر منت دربان کا اعزاز ملا ہے

دربان اس کو کہتے ہیں جو کہتا ہے چلو آگے چلو آگے چلو۔ اس کی منت سماجت کر لیتے ہیں یہ بھی اعزاز ہے۔

پھر منت دربان کا اعزاز ملا ہے

اب وہ دربان بھی تو کس کا ہے؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کا دربان ہے۔

پھر منت دربارن کا اعزاز ملا ہے

اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے

اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے

محرابِ نبی ہے کہ کوئی طور تجلی

دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

رگ رگ میں محبت ہو رسولِ عربی کی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جنت کے خزائن کی یہ ہی بیعِ سلم ہے

یہ شعر جو ہے مفتیانہ شعر ہے۔ کیونکہ اس عام کو طور پر علماء ہی سمجھ سکتے ہیں کہ بیع سلم کس کو کہا جاتا ہے؟ اصطلاحی لفظ ہے۔ بیع سلم اس خرید و فروخت کو کہا جاتا ہے جس میں قیمت پہلے دے دے خریدنے والا، سامان اس کو بعد میں ملے گا جس کو ایڈوانس پیمنٹ کہتے ہیں۔ ڈیلیوری اس کو بعد میں ملتی ہے۔ تو یہ اصل میں قرآن کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (۲)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کے ایمان والوں کے جان و مال کو خرید لیا ہے ابھی سے، ہم بیچ چکے ہیں،

اس کا عوض جنت بعد میں ملے گا۔ تو یہ بیع سلم ہے ایک طرح کی۔

رگ رگ میں محبت ہو رسولِ عربی کی
جنت کے خزائن کی یہ ہی بیع سلم ہے

خزائن جمع ہے خزانوں کی، خزانہ کی جمع خزائن ہے۔

جنت کے خزائن کی یہ ہی بیع سلم ہے
وہ رحمتِ عالم ہے شہ اسود و احمر

آپ گوروں کے نبی ہیں، کالوں کے بھی نبی ہیں سب کے آپ نبی ہیں۔

وہ رحمتِ عالم ہے شہ اسود و احمر
وہ سید کونین ہے آقائے امم ہے

امم جمع ہے امت کی، ساری امتوں کے آپ ہی آقا ہیں۔

وہ رحمتِ عالم ہے شہ اسود و احمر
وہ سید کونین ہے آقائے امم ہے
وہ عالم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے

کوئی نہیں، سوائے توحید کے، توحید اس کو کہتے ہیں کہ تقویٰ کی بنیاد پر آدمی بڑھ تر ہو نہ عرب نہ عجم اور نہ مشرق نہ مغرب، کسی کو کوئی فوقیت حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے، جب توحید آجاتی ہے تو پھر یہ کیفیت ہوتی ہے، کہ کوئی عرب و عجم، مشرق و مغرب نہیں رہتا۔ تقویٰ کی بنیاد پر فضیلت ہوتی ہے۔ لیکن یہ نتیجہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت کا اس لیے فرمایا ہے

وہ عالم توحید مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے
دل نعت رسول عربی کہنے کو بے چین
عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

عالم ہے تحیر کا، مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمہ اللہ نے اس کی گویا عکاسی کی ہے کہ فرمایا کہ

سوچتے تھے جب کبھی تنہا ملیں گے یار سے

مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سوچتے تھے جب کبھی تنہا ملیں گے یار سے
یہ کہیں گے وہ کہیں گے یوں کہیں گے پیار سے
جب دیے وہ دن خدا نے اُڑ گئے ہوش و حواس

جب حاضری نصیب ہوئی تو ہوش و حواس اُڑ گئے۔

جب دیے وہ دن خدا نے اُڑ گئے ہوش و حواس
رہ گئے مانند صورت ہم لگے دیوار سے

مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ بھی یہ فرماتے ہیں:

دل نعت رسول عربی کہنے کو بے چین
عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے
پھر پیش نظر گنبد خضریٰ حرم ہے
پھر نام خدا روضۂ جنت میں قدم ہے

یہ حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نعت شریف ہے یہ بڑی مفید ہے وہاں اس سے بہت نورانیت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔

☆☆☆

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰھٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰھٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡعٰکِفِیۡنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۵﴾ صدق اللہ العظیم (۳)

اس بارے میں بات چل رہی تھی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بیت اللہ کو بار بار لوٹنے کی جگہ بنایا ہے کہ یہاں بار بار لوٹنے کو بار آنے کو جی چاہتا ہے بار بار حاضری کو جی چاہتا ہے ایک دفعہ حاضری کے بعد پیاس اور بڑھ جاتی ہے۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ جو امام التفسیر ہیں، بڑے مفسرین میں ان کا شمار ہے انہوں نے بھی اسی آیت کے ذیل میں یہ بات فرمائی ہے کہ:

لَا یَقۡضُونَ مِنۡہُ وَطَرًا أَبَدًا، وَأَمۡنًا (۴)

اس بیت اللہ سے کسی کی پیاس نہیں بجھتی کسی کی خواہش پوری نہیں ہوتی بلکہ اور خواہش بڑھ جاتی ہے اور بار بار آنے کو جی چاہتا ہے، اور یہ جو دوسری آیت ہے،

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء

دوسری جگہ پر فرمایا کہ:

فَاجۡعَلۡ اَفۡـِٕدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ

جو حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہے کہ:

رَبَّنَاۤ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ (۵)

میں نے اپنے گھر والوں کو آپ کے محترم گھر کے پاس اس لیے ٹھہرایا ہے کہ تاکہ وہ نماز کو قائم کریں۔

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَيْهِمْ

بس آپ لوگوں کے دل ایسے بنادیجیے کہ ان کی طرف مائل ہو۔یعنی بیت اللہ کی طرف مائل ہونے لگے۔تو یہاں پر بھی مفسرین فرماتے ہیں کہ بلکہ امام مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ نے مِن لگادیا

فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَيْهِمْ

لوگوں یہ مِن تبعیضیہ کہلاتا ہے یعنی لوگوں میں سے کچھ لوگوں کے دل ایسے بنادیجیے کہ وہ یہاں مائل ہونے لگے۔تو فرمایا کہ اگر یہ مِن نہ لگاتے اور فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَيْهِمْ یوں فرمادیتے تو شاید تمام کفار کے دل اور تمام انسانوں کے دل بیت اللہ کی طرف مائل ہونے لگتے اور بہت مشکل پیش آتی۔ کفار بھی یہاں مائل ہونے لگتے۔لہٰذا مِن لگادیا کہ لوگوں میں سے بعض لوگوں کے دل ایسے بنادیجیے کہ اس کی طرف مائل ہوں اور کھینچے چلے جائیں بار بار جانے کو جی چاہے۔اس لیے کچھ آداب تو میں نے پہلے بھی عرض کیے تھے ان میں یہ آداب یہ بھی ہیں کہ تلاوت کے وقت بھی ہم بیت اللہ کی تعظیم کریں بیت اللہ کی طرف رخ کرکے تلاوت کرنے کی کوشش کریں۔جب ذکر کررہے ہوں تو تب بھی ہم بیت اللہ کی طرف رخ کرکے ہم اپنے ذکر اذکار پورے کریں، تسبیحات پوری کریں۔کوشش یہ ہی ہونی چاہیے۔ہاں اگر مجبوری ہو تو چلتے پھرتے بھی جائز ہے، اپنے معمولات کو پورا کرلیجیے۔لیکن اللہ جب وقت دے فرصت دے تو پھر باوضو بیٹھ کر اور بیت اللہ کی طرف رخ کرکے اسی طرح درود شریف ہے، تلاوت ہے، استغفار ہے یہ جو تسبیحات ہیں یہ ہم بیت اللہ کی طرف رخ کرکے پوری کریں۔بزرگوں نے فرمایاہے کہ جو طلباء حفظ والے جو طلباء بیت اللہ کی طرف رخ کرکے اہتمام رہاان کا پڑھنے کا حفظ کے دوران بیت اللہ کی طرف رخ کرکے وہ پڑھتے رہے تلاوت کا اہتمام کرتے رہے اپنے استاد کے پاس بیٹھتے تھے تو بھی بیت اللہ کی طرف رخ کرکے بیٹھتے رہے کوشش کرکے تو ایسے طلبہ کا حفظ جلدی ہوگیا۔اللہ تعالیٰ نے جلدی حفظ کروادیا۔تو اس کی اپنی برکات ہوتی ہیں۔حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ خواجہ عزیز الحسن مجذوب صاحب رحمۃ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ریاض خیر آبادی مرحوم کا ایک شعر ایسا ہے کہ جو آدمی اس کو پڑھتا رہے اس

کی حرم شریف میں حاضری ہو جاتی ہے ۔

کعبہ سنتے ہیں کہ در ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہو گا

طواف حرم

وہ ہمارے دادا شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے نواسے ہیں مولانا فہیم الحق صاحب، آج کل مدرسہ وہ ہی چلاتے ہیں ہندوستان میں اشرف المدارس ہردوئی آج کل وہ ہی چلاتے ہیں، یہاں تشریف لاتے رہتے ہیں ان کے حرم کے اسفار بہت ہوتے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ حضرت والا رحمہ اللہ کے ایک شعر کے بارے میں کہ جو یہ شعر طواف کے دوران پڑھ لے، وہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا تجربہ ہے کہ اس کی دوبارہ حاضری ہو جاتی ہے۔ اچھا ان سے سن کر میں نے بھی اس پر عمل کیا تو مجرب پایا اس کو۔

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یارب یا خواب دیکھتا ہوں

واقعی بات یہ ہی ہے کہ حضرت والا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

میری قسمت کہاں یہ طواف حرم
جس زمین پر چلے تھے نبی کے قدم

یہ ہی ایک شعر اگر ہم سوچ لیں تو ہماری کیفیت کیا سے کیا ہو جائے حرم کے طواف کے دوران۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ رکن یمانی سے لے کر حجر اسود کے درمیان کی جو جگہ ہے یہ رکن یمانی ایک کونہ ہے اور اس سے اگلہ کونہ کعبۃ اللہ کا وہ حجر اسود ہے۔ اس کے درمیان تقریباً ستر انبیاء مدفون ہیں۔ ان کی قبریں ہیں یہاں۔ تو بہت سے انبیاء کی یہاں قبریں ہیں مطاف میں طواف کی جگہ پر اور تمام انبیاء کے یہاں پر قدم چلے ہیں، تمام انبیاء کے سینے چپکے ہیں ملتزم پر تو اللہ نے یہ کیسی جگہ بنائی ہے کہ یہاں اللہ نے ہماری حاضری ہمیں نصیب فرمادی تو یہ چیزیں اگر ہم سوچ لیں تو کیفیت ہی کیا سے کیا ہو جائے۔

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا

مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ بھی طواف کے دوران اکثر یہ شعر پڑھتے تھے، کیونکہ طواف کے دوران سوائے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان جب آدمی چل رہا تو ربنا اٰتنا فی الدنیا یہ والی جو دعا ثابت ہے۔ باقی آپ جو چاہیں پڑھیے، جو دعائیں مانگیں وہ مانگنا چاہیں مانگ لیجیے۔ مناجات مقبول سے دعائیں پڑھ لیجیے اور یا اشعار پڑھیے۔

حکمت بھرے اشعار

إن من الشعر حكمة حدیث میں آتا ہے بخاری شریف کی روایت ہے کہ اشعار میں حکمت بھری ہوئی ہوتی ہے۔(۶) بعض اشعار میں حکمت بھری ہوتی ہے۔ ان کے بڑے بڑے پُر حکمت اثرات ہوتے ہیں۔ بعض اوقات زندگیاں پلٹ جاتی ہیں۔ اس لیے اگر کبھی حاضری ہو جائے تو یہ شعر بھی پڑھ لینا چاہیے طواف کے دوران۔ اس کے پڑھ لینے سے دوبارہ حاضری نصیب ہو جاتی ہے۔

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یارب یا خواب دیکھتا ہوں
شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا
اپنا دیوانہ بنایا میں تو اس قابل نہ تھا
جام زمزم کا پلایا میں تو اس قابل نہ تھا
گرد کعبہ کے پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا

اور جب ملتزم سے چپکے، اللہ موقع دے دے تو پھر یہ شعر پڑھ لیں۔

ڈال دی ٹھنڈک میرے سینے میں تو نے ساقیہ
تو نے سینے سے لگایا میں تو اس قابل نہ تھا

جب مدینہ منورہ حاضری ہو تو وہاں پر یہ شعر پڑھ لیں کہ

بارگاہِ سید کونین میں آکر نفیس

یہ حضرت شاہ نفیس صاحب رحمہ اللہ کے اشعار ہیں ۔

بارگاہِ سید کونین میں آکر نفیس
سوچتا ہوں کیسا آیا میں تو اس قابل نہ تھا

تو بہر حال بھائی آداب کا اہتمام کرنے سے دوبارہ حاضری نصیب ہو جاتی ہے۔اور حرمین شریفین کے چھ آداب بہت اہم ہیں۔ان میں سے پانچ آداب تو مسجد الحرام کے ہیں اور اگر آپ کی مسجد نبوی میں حاضری ہو مدینہ منورہ میں تو پانچ آداب تو یہ ہی ہیں اور چھٹا ادب وہاں کا اضافی اور ہے۔

مسجد حرام کے آداب

وہ سن لیجیے:

نمبر ایک: پہلا کام یہ ہے کہ باوضو رہنے کی کوشش کریں۔ہاں اگر کسی کو بیماری ہو تو بات الگ ہے کم سے کم نگاہوں کا وضو تو رکھے، دل کا تو وضو رکھے، دل پاک وصاف رکھے، نظر کو پاک صاف رکھے۔بہر کیف باضو رہنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے۔

نمبر دو: اتباع سنت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ جتنا ہو سکے ہم وہاں اتباعِ سنت عادت ڈال لیں کہ یہاں آکر ان شاء اللہ تقویٰ فی العرب، تقویٰ فی العجم کا ذریعہ ہے۔ تقویٰ فی الحرم تقویٰ فی العجم کا ذریعہ ہے۔ حضرت نے فرمایا تھا۔ جو وہاں تقویٰ سے رہ لے گا وہ یہاں بھی تقویٰ سے رہ لے گا۔

تو نمبر ایک باوضو رہنے کا اہتمام ہو اور نمبر دو اتباع سنت کا اہتمام ہو۔

نمبر تین: تلاوت قرآن کریم، زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کریم کا اہتمام ہو۔

نمبر چار: گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہو۔

نمبر پانچ: دین کی دعوت کا اہتمام ہو۔ خاص طور پر حرم مکی میں مسجد الحرام میں تمام انبیاء نے دعوت دی ہے لوگوں کو دین کی دعوت دی ہے۔اور دعوت دینا بہت آسان ہے۔ ہم لوگ نہ جانے دن میں کتنی دفعہ دعوت دیتے ہیں۔ مگر یہاں ہمیں شرم آتی ہے۔اور اللہ کے عاشقوں کی

شان یاد رکھئے گا کہ اللہ کے عاشقوں کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ دعوت نہ دیں۔

جہاں جاتے ہیں ہم تیرا افسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگ محفل دیکھ لیتے ہیں

یہ ہے اللہ کے عاشقوں کی شان۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ اسٹیشن پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے وہیں پر اللہ کی محبت بیان کرنی شروع کی، کیا ہندو کیا سکھ، سب جمع ہو گئے۔ بعد میں جب اتنے میں ٹرین آگئی تو وہ بیٹھنے لگے تو ایک سکھ نے کہا کہ آپ کا یہاں پر یہ حال ہے تو جب آپ اپنی جگہ پر ہوتے ہوں گے تو کیا حال ہوتا ہوگا آپ کا؟ آپ نے تھوڑی دیر میں اسٹیشن میں ہمارے دلوں میں اللہ کی محبت کی آگ لگادی۔ تو پانچ آداب تو یہ حرم مکی کے ہیں۔

باوضو رہنے کی کوشش کرنا، اتباع سنت کا اہتمام قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام، گناہوں سے بچنے کا اہتمام، دین کی دعوت کا اہتمام۔۔۔ موقع تلاش کیجیے مل جاتا ہے موقع۔ کسی کو کوئی چیز چاہیے تو مجھے فلاں چیز چاہیے تو ہم کہتے ہیں ہاں یہ چیز فلاں جگہ سے لینا وہاں پر ایسا ہے اتنا اچھا ملتا ہے یہ قیمت سے ملتا ہے یہ سب دعوت ہی تو ہے۔ اس کو ایسے ہی اس طرح سے بات کرتے ہیں اچھا تمہیں فلاں کپڑا چاہیے یہ وہاں سے لینا فلاں دکان ہے فلاں مارکیٹ میں فلاں اس کا نمبر ہے اور بہت اچھی اس کی قیمت صحیح قیمت پر دیتا ہے اور صحیح کپڑے ہوتے ہیں اور ایسا اس کو دعوت چلاتے ہیں کہ وہ کہتا ہے اچھا بھائی میں وہیں سے لوں گا۔ ایسا ہی ہوتا ہے یا نہیں ہوتا؟ یہ دعوت نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ یہ تو میں ایک مثال دے رہا ہوں۔ ہم نہ جانے کتنی دفعہ دعوت دیتے ہیں۔ اور مدینہ منورہ میں جا کر یہ ہی پانچ چیزیں ہیں۔

چھٹا ادب: چھٹا ادب وہاں کا ایک اور ہے اور وہ ہے درود شریف کی کثرت، اور وہاں درود کی بھی کثرت کرنی ہے۔

ظاہری و باطنی چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہو، وہاں بہت ضرورت ہے اس بات کی بہت ضروری ہے ؎

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

بے ادبی سے بچیں

وہ ایسی جگہ ہے کہ جہاں ذرا سی بے ادبی سے بہت بڑا نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ اگر حرم میں آکر اگر کوئی گناہ سے نہ رکا، جہاں پر ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر مل رہا ہو، اللہ کی رحمت برس رہی ہو اور وہاں پر کوئی گناہ کرلے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حرم شریف میں بد نظری کا گناہ ہو گیا تو غیب سے ایک گھونسا آکر لگا تو ایک آنکھ ضائع ہو گئی اور غیب سے آواز بھی آئی کہ ہمارے گھر میں آکر ہمارے غیر کو دیکھتا ہے، طواف کرتے ہوئے ہمارے غیر کو دیکھتا ہے؟

ارے ان کے ہوتے یہ غیروں پے نظریں
وہ واپس نہ لے لیں نظر انتقاماً
یہ آنکھیں روضہ اطہر پر برسی ہیں کبھی یہ بھی سوچ لے
پھر ایسی روشن آنکھوں کو ظلمت سے بچانا کیا مشکل ہے

یہ سوچ لے کہ میں ان ہی آنکھوں سے روضۂ اُطہر پر کھڑا ہو کر رویا ہوں ان ہی آنکھوں سے میں اب بد نظری کروں۔ اللہ کے غیر کو دیکھو؟ نامحرموں کو دیکھو۔ اور یہ یاد رکھیے گا حضرت لوط علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تو ان کی قوم آگئی اور ان کی بے اکرامی کرنے لگے فرشتوں کی تو اس وقت تک حضرت لوطؑ کو بھی پتا نہیں تھا کہ یہ فرشتے ہیں وہ لڑکوں کی صورت میں آئے تھے نوجوانوں کی صورت میں وہ حاضر ہوئے تھے۔ تو اس وقت تک چونکہ حضرت لوطؑ کو پتا نہیں تھا لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ:

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ (۶)

ترجمہ: لوط علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھ کو فضیحت مت کرو۔

ارے اللہ کے بندوں ارے میری امت کے لوگوں یہ میرے مہمان ہیں، خدا کے واسطے مجھے رسوانہ کرو، مجھے اذیت نہ کرو، مجھے رسوانہ کرو۔

نظر کی حفاظت

تو حضرت والا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسی آیت سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ مہمان کی بے اکرامی کو میز بان اپنی توہین سمجھتا ہے۔ لہٰذا جتنے لوگ اللہ کے گھر میں آئے ہوئے ہیں سب کے سب مہمان ہی تو ہوئے اللہ کے۔ بھائی جو ہمارے گھر میں آتا ہے وہ مہمان ہے یا نہیں؟ تو جو اللہ کے گھر میں چلا گیا وہ اللہ کا مہمان ہے۔ اب وہاں اگر کسی مرد نے بد نظری کی تو یہ اس عورت کی بے اکرامی ہے اور اس بے اکرامی کو اللہ تعالیٰ اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اور یہ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا۔ مہمان کی بے اکرامی کو میز بان اپنی توہین اور اپنی اہانت سمجھتا ہے۔ لہٰذا یہ مراقبہ ہمیں حضرت والا رحمہ اللہ نے سکھلایا ہے جس کی وجہ سے حرم جیسی جگہ پر جہاں ساری دنیا کی عورتیں آئی ہوئی ہوتی ہیں اور چہرے بھی ان کے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اتنا مشکل امتحان ہے وہاں حرم میں شاید کہیں اور ایسا امتحان ہو؟ کہ اللہ کا گھر بھی سامنے ہے اور ساری دنیا کی بے پردہ عورتیں وہاں آئی ہوئی ہیں۔ چہرہ کھلا ہوا ہے بڑا سخت امتحان ہے نظر کا وہاں۔ صرف ایک ہی مراقبہ ہے جس کی وجہ سے حرم جیسی جگہ پر نگاہوں کی حفاظت آسان ہی نہیں بلکہ مزے دار ہو گئی۔ الحمد للہ۔ اور وہ مراقبہ یہ ہے کہ ہم مرد لوگ یہ سوچیں کہ اے اللہ جتنی عورتیں یہاں پر آئی ہوئی ہیں آپ کے حرم میں یہ سب میری ماں سے زیادہ محترم ہیں اس لیے کہ آپ کی مہمان ہیں۔ بس یہ سوچ لیں، یہ سب عورتیں میری ماں سے زیادہ محترم ہیں اس لیے کہ اے اللہ آپ کی مہمان ہیں۔ بس یہ سوچ کر نظر نیچے کر لیں۔ اور یہ ٹھان لیں کہ مجھے نظر اوپر نہیں اٹھانی، کیونکہ وہاں ذرا سی آپ کی نظر اٹھی اور آپ گئے۔ میں صرف مطاف ہی کی بات نہیں کر رہا ہوں کہ صرف طواف کرتے ہوئے ایسا کرنا ہے۔ آپ اگر راستہ بھی چل رہے ہیں تو وہاں ایسا ہی ہو گا۔ ذرا سی آپ نے نظر اٹھائی اور آپ گئے۔ اور وہاں پر پہلی نظر بھی پہلی نظر شمار نہیں ہو گی، اس لیے کہ آپ کو پتا ہے کہ یہاں پر عورتیں پھر رہی ہیں۔ جہاں پر آپ کو یقینا پتا ہو کہ بے پردہ عورتیں چاروں طرف پھر رہی ہیں۔ وہاں پر پہلی نظر معاف نہیں ہوتی۔ اس خوش فہمی میں نہ رہیں۔ بعض لوگ حدیث کا بھی حوالہ دے دیتے ہیں:

یاعلیؓ، لا تُتْبِعِ النظرۃَ النظرۃَ

ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈالنا۔

فاِن لک الاُولی، ولیست لک الآخرۃ (۸)

تمہاری پہلی نظر تو معاف ہے اس کے بعد والی معاف نہیں ہے۔

تو اس حدیث کا اطلاق یہاں نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہمیں یقیناً پتا ہے کہ یہ حدیث تو ان جگہ کے لیے ہے جہاں پتا ہی نہ ہو امید ہی نہ ہو کہ کوئی عورت آجائے گی اور پھر کوئی عورت سامنے آجائے اچانک۔

تو ذرا سی بد نظری سے کام خراب ہو جاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ گویا اس کو اپنی اہانت اور اپنی بے عزتی میں شامل فرمائیں گے تو یہ کتنے بڑے نقصان کی بات ہے۔ اور عورتیں یہ سوچیں کہ اے اللہ جتنے مرد یہاں پر آئے ہوئے ہیں

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (۹)

ترجمہ: اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے (بھی) کہہ دیجیے کہ وہ (بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

تو جتنے مرد یہاں پر آئے ہوئے ہیں اے اللہ یہ سب مرد میرے باپ سے زیادہ قابل احترام ہیں اس لیے کہ آپ کے مہمان ہیں۔ بس عورتوں کے لیے بھی نظر کی حفاظت آسان، مردوں کے لیے بھی نظر کی حفاظت آسان اور کسی کی بے اکرامی نہ ہو۔ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ ہمارے حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں کھڑے ہو کر صلوۃ و سلام پیش فرماتے تھے اور دھکے لگ رہے ہوتے تھے، حضرت نے کبھی کچھ نہیں کہا، کسی کو کچھ نہیں کہا۔ وہاں کسی سے لڑنا ہی نہیں ہے ہمیں، ہم ٹھان لیں کہ کسی سے لڑائی کرنی ہی نہیں ہے۔ بدکلامی کرنی ہی نہیں ہے۔ بلکہ بدکلامی تو دور کی بات کسی کی طرف تیز نظروں سے بھی نہیں دیکھنا۔ اور کسی سے تکلیف پہنچے تو ہمیں برداشت کرنی ہے اور وہاں جا کر خادم سمجھے آدمی اپنے آپ کو، مخدوم نہ سمجھے۔

ہر کہ کی خدمت کرد او مخدوم شد

ہر کہ خودرا دیدا و محروم شد

جو اپنے کو دیکھے کہ بس میں ہوں میں بڑا قابل خدمت ہوں بس وہ محروم رہے گا۔

ہر کہ قدرا دید و محروم شد

اللہ تعالیٰ نے ایک آیت بڑی عجیب نازل فرمائی ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ (۱۰)

ترجمہ: اور اگر جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھتے تھے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا پاتے۔

یہ آیت ہے اور علماء نے وہاں کے آداب میں سے اس آیت کو لکھا ہے کہ اگر یہ لوگ جب اپنے اوپر ظلم کر کے یعنی گناہ کر کے کاش اے نبی آپ کے پاس آجاتے فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ اور وہ اللہ سے مغفرت طلب کرتے، وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ اور آپ بھی اللہ کے رسول بھی ان کے لیے اللہ سے مغفرت مانگتا۔ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا تو یہ گناہ گار لوگ اللہ کو بہت زیادہ توبہ کو قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ اگر اس آیت کو وہاں جا کر پڑھ لیا جائے اور یہ کہا جائے کہ یہ دو کام میرے اختیار میں تھے کہ میں گناہ کر کے آپ کے پاس آجاؤ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ دوسرا کام میرے اختیار میں تھا کہ میں استغفار کر لوں میں استغفار بھی کر رہا ہوں اے اللہ کے رسول چپکے چپکے باتیں کیجیے کہ میں آپ کے پاس حاضر بھی ہو گیا میں استغفار بھی کر رہا ہوں آگے آپ میری شفاعت فرما دیجیے اور میرے لیے آپ استغفار فرما دیجئے۔ کیونکہ آگے وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ آپ اگر میرے لیے استغفار فرمالیں گے تو اللہ تعالیٰ میرے حق میں تواب اور رحیم ہو جائیں گے۔ بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والے رحم فرمانے والے ہو جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم وہاں جا کر کہیں کہ

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

شرم کی حقیقت تو یہ ہے کہ آدمی گناہ سے بچے۔ اگر غالب کے اس شعر پر سب عمل کرنے لگیں تو حرم خالی ہو جائے گا، کوئی بھی حرم نہیں جائے گا مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا، اور فرمایا کہ میرے نزدیک اس شعر کا جواب دینا واجب ہے اس لیے میں نے اس کا جواب دیا ہے حضرت نے جواب دیا ہے، مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب دیا ہے فرمایا ؎

میں اسی منہ سے کعبہ جاؤں گا
شرم کو خاک میں ملاؤں گا
ان کو رو رو کے میں مناؤں گا
اپنی بگڑی کو یوں بناؤں گا

گناہ کرتے ہوئے شرم نہیں آئی اور اب معاف کروانے کا موقع ہے تو شرم آرہی ہے۔ کیا عجیب بات ہے۔ گناہ کرتے ہوئے شرم نہیں آئی کہ میں کس کو ناراض کر رہا ہوں، کس مالک کو میں ناراض کر رہا ہوں اور کس کی میں بغاوت کر رہا ہوں کس سے بغاوت کر رہا ہوں اور اب گناہ معاف کروانا کا موقع ہے تو شرم آرہی ہے۔ شیطان کے بھی کیا عجیب چکر ہوتے ہیں۔ اس لیے بھائی وہاں جائیں تو اپنی خطائیں معاف کروا کر آئیں۔

حضرت شیخ مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ دو شعر پڑھا کرتے تھے اکثر یہ ان کا معمول تھا اور یہ شعر قبول ہو گئے۔ اس لیے ان کا بھی اہتمام رکھنا چاہیے ؎

الٰهی نجنی من کل ضیق
بجاہ المصطفیٰ مولی الجمیعٖ
وھب لی فی مدینتہ قراراً
بایمان و دفناً فی البقیع

کہ اے اللہ مجھے تمام تنگیوں سے نجات عطا فرما دیجیے:

بجاہ المصطفیٰ مولی الجمیعٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں جو اپنے تمام غلاموں کے آقا ہیں

وھب لی فی مدینتہ قرارًا

اور ان کے شہر میں مجھے رہنا نصیب فرمادیجیے، سکونت نصیب فرمادیجیے

وھب لی فی مدینتہ قرارًا

بایمان و دفناً فی البقیع

ایمان کے ساتھ ایمان کی سلامتی کے ساتھ ودفناً فی البقیع اور بقیع میں دفن نصیب فرمادیجیے۔ مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ یہ دو شعر پڑھا کرتے تھے اور یہ دو شعر آپ جانتے ہیں قبول ہوگئے ان کا مدفن اور ان کی قبر وہی ہیں مدینہ منورہ جنت البقیع میں۔ اس لیے یہ قبولیت والے شعر ہیں۔ ان کو بھی پڑھنا چاہیے۔ تو ان اشعار کا بھی معمول رکھ لیں تو ہمیں ان شاء اللہ مدینہ منورہ کا دفن اور وہاں کی موت نصیب ہو جائے گی اس کے بڑے فضائل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اور جس کی سکت ہو کہ وہ مدینے میں آکر مرے تو اس کو چاہیے کہ مدینے میں آکر مرے۔ کیونکہ فرمایا کہ جس کی وہاں موت آئے گی اور وہاں انتقال ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

من استطاع أن یموت بالمدینة فلیفعل، فإنی أشهد لمن مات بها (۱۱)

میں سفارش کروں گا اس کی میں شفاعت کروں گا جو مدینہ منورہ میں آکر مرے گا۔

اور ہمارے بہت سے اکابر کی وہاں قبریں ہیں۔ اور جتنے ہمارے اکابر وہاں پہنچے مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی جگہ پر خوب دین کا کام کرو اور جب مرنے کے قریب آجاؤ تو جب تمہارا آخری زمانہ آجائے تو کوشش کرکے مدینہ منورہ آجاؤ۔ ان کا اپنا عمل بھی یہی تھا۔ حضرت مہاجر مدینہ کہلاتے ہیں وہاں ہجرت کرکے وہاں سکونت اختیار کرلی۔ تو فرمایا کہ جب اپنی جگہ میں دین کا کام میں لگیں جب آخری وقت آجائے تو وہاں آجائے اور اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کوئی افسر جب بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کو دارالخلافہ طلب کرلیا جاتا ہے۔ جو افسر بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے تو اس کو دارالخلافہ، دارالحکومت کیپیٹل

میں طلب کر لیا جاتا ہے ہمارے بزرگوں کا جو آخری وقت میں وہاں سکونت رہی ان کو اللہ تعالیٰ نے وہاں آنے کی توفیق دے دی تو اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ ان کو دارالخلافہ طلب کر لیا گیا ہے۔ لیکن بعض افسروں کو یہاں بھی رکھا جاتا ہے تاکہ سلطنت کا کام چلتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی سلطنت کا کام چلتا رہے اس لیے بعض افسروں کو یہیں رکھا جاتا ہے لیکن بزرگوں کا مشاہدہ یہی ہے کہ ایسے بھی اللہ والے ہیں جو دفن تو یہیں ہوتے ہیں اور منتقل وہیں کر دیا جاتا ہے جنت البقیع میں۔

تو مدینہ منورہ کے آداب تو اور زیادہ ہیں یہ جو شعر مصرعہ پڑھا تھا یہ تو اصل میں روضہ اطہر کے بارے میں۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

یہ ایسی ادب کی جگہ ہے جو آسمان کے نیچے ہے اور عرش سے زیادہ نازک جگہ ہے

نا خز گم کردہ می آید جنید و بایزید می جاں

یہاں تو آکر جنید بغدادی اور بایزید بسطامی کے بھی سانس گم ہو جاتے ہیں ۔

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام

آفاق کی اس کارگہہِ شیشہ گری کا

میر تقی میر کا شعر ہے۔ سانس بھی آہستہ لو بہت احتیاط کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں پر بے ادبی ہو جائے، بہت ادب کی جگہ ہے بڑے ادب کی جگہ ہے بہت تعظیم کی جگہ ہے۔

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قیام رہا کچھ دن اور پھر انہوں نے پھر واپسی کا ارادہ کیا تو اہلِ مدینہ نے روکا تو وہ رک گئے ایک آدھ دن کے لیے پھر فرمایا کہ میں جا رہا ہوں بہت اصرار کیا کہ نہیں مجھے جانے دو۔ لوگوں نے پوچھا کہ اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں؟ فرمایا کہ بھائی بات یہ ہے کہ جب سے میں یہاں آیا ہوں میں نے فراغت ہی نہیں کی ہے کہ میں مدینہ منورہ میں فراغت کروں۔ لہٰذا میں اس لیے میں زیادہ دن ٹھہر بھی نہیں سکتا۔ یہ ایک کیفیت تھی جو واجب الاتباع نہیں ہے۔ لیکن یہ حال تھا ان کے ادب کا ان حضرات کا۔ اس لیے وہاں کے رہنے والوں کا بھی ادب ضروری ہے کیوں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی ہیں، اس لیے ان کا بہت اکرام کرنا چاہیے اور یوں سمجھنا چاہیے کہ اگر وہاں

کوئی دعوت کردے تو یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ دعوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔

پس اے ساکنان مدینہ مجھے
نہ بھولو گزارش یہ کرتے ہیں ہم

مدینہ منورہ والوں سے بنا کر رکھیں گے تو ہمیں کو یاد بھی رکھیں گے اور ان کی حاضری تو ہوتی رہتی ہے صلوٰۃ و سلام پیش کردیں گے۔ ویسے بھی حدیث شریف میں حکم فرمایا گیا ہے کہ عربوں سے محبت کرو تین وجہ سے ایک تو میں عربی ہوں، قرآن عربی میں ہے اور اہلِ جنت کی بھی زبان وہ عربی ہے۔ اس لیے فرمایا کہ ان کا ادب کرو، محبت کرو اور ان کو محبوب رکھو۔ حضرت نے فرمایا تھا ایک دفعہ کہ ان کے پاس تو بیت اللہ ہے، مسجد نبوی ہے جا کر رو دھو لیں گے اور گناہ معاف کروالیں گے ہم لوگوں کے پاس کیا ہے؟ اس لیے ہم تو سب کا احسان مانیں جو ایئر پورٹ پر عملہ لگا ہوا ہے جو جہاز میں عملہ ہے جہاز کا یہ سب ہمارے محسن ہیں کہ یہ ہمارے بیت اللہ جانے اور حاضری کا سبب بن رہے ہیں سب کے سب گویا ایک طرح سے ہماری خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لیے اس کا اہتمام رکھنا چاہیے کہ ان کے حق میں کوئی بے ادبی نہ ہو ورنہ محرومی کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور حرم شریف کے آداب کے ساتھ ہمیں وہاں حاضری بار بار اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الحمد للہ رب العالمین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ جزا اللہ عنا سیدنا محمدا ما ھو اھلہ

دعا

اے اللہ ہم سب کے اور پوری امت کے گناہوں کو معاف فرما دیجیے اے اللہ پوری امت کے گناہوں کو معاف فرما دیجیے۔ اے اللہ اہل کفر کو بھی اہل ایمان بنا دیجیے۔ اور اے اللہ جو اہل ایمان ہیں ان کو اہل تقویٰ بنا دیجیے۔ اے اللہ اہل کفر کو اہل ایمان بنا دیجیے اور اہل ایمان کو اہل تقویٰ بنا دیجیے۔ اے اللہ جتنے مریض ہیں ان کو نیک اعمال کے لیے شفائے کامل و عاجل مستمر نصیب

فرمادیجیے۔اے اللہ جو مشکلات میں ہیں ان کی مشکلات کو آسانیوں سے مبدل فرمادیجیے۔ یااللہ ہمارے تمام گناہوں کو حسنات سے مبدل فرمادیجیے۔ہماری سیئات کو حسنات سے مبدل فرمادیجیے۔ اے اللہ تقویٰ نصیب فرمادیجیے۔اے اللہ اتباعِ سنت نصیب فرمادیجیے۔اے اللہ تلاوت قرآن کریم کا اہتمام نصیب فرمادیجیے۔ نفس اور شیطان کی غلامی سے نکال کر اپنی اور اپنے حبیب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی ہم سب کو نصیب فرمادیجیے۔اے اللہ جو مانگا ہے وہ بھی عطا فرمائیے اور اے اللہ جو نہیں مانگا ہے وہ بغیر مانگے ہی اپنے فضل و کرم سے نصیب فرمادیجیے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ اٰلہ واصحابہ واھل بیتہ
وعلماء امتہ اجمعین۔آمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

حوالہ جات

(پہلا حصہ)

(۱)سورۃالبقرۃ:۱۲۵
(۲)سورۃابرٰھیم:۳۷
(۳)سورۃالقصص:۵۷
(۴)سورۃالفتح:۱
(۵)سورۃالفتح:۲۷
(۶)سورۃالبقرۃ:۱۹۷
(۷)سورۃالقصص:۸۵
(۸)فتح الباری:۸/۵۰۹

(دوسرا حصہ)

(۱)صحیح البخاری (رقم الحدیث:۱۱۹۵)باب فضل ما بین القبر والمنبر
(۲)سورۃالتوبۃ:۱۱۱
(۳)سورۃالبقرۃ:۱۲۵
(۴)تفسیر مجاھد(ص:۲۱۴)
(۵)سورۃابراھیم:۳۷
(۶)صحیح البخاری (رقم الحدیث:۶۱۴۵)باب ما یجوز من الشعر والرجز والحداء وما یکرہ منہ
(۷)سورۃالحجر:۶۸
(۸)سنن أبی داودت الأرنؤوط (۳/۴۸۱)باب ما یؤمر بہ من غضِّ البصر
(۹)سورۃالنور:۳۱
(۱۰)سورۃالنساء:۶۴
(۱۱)سنن ابن ماجہت الأرنؤوط (۴/۲۹۲)

حرمین شریفین میں حاضری کے آداب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ضروری انتباہ مقدمہ سفر کی سنتیں

۱) جہاں تک ہوسکے سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں، تنہا آدمی سفر نہ کرے البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں کہ تنہا آدمی سفر کرے۔[۱]

۲) سواری کے لیے رکاب میں پاؤں رکھیں تو ''بسم اللہ'' کہیں۔[۲]

۳) سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائیں تو تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہیں پھر یہ دعا پڑھیں:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾[۳]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری اور نہیں تھے ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۴) پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ[۴]

ترجمہ: اے اللہ! آسان کر دیجیے ہم پر اس سفر کو اور طے کر دیجیے ہم پر درازی اس کی، اے اللہ! آپ ہی رفیق (مددگار) ہیں سفر میں اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں، یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے اور بری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں۔

۵) مسافرت میں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آئے تو سنت یہ ہے کہ راستہ سے ہٹ کر قیام

---

۱ فتح الباری:۶/۵۴، کتاب الجهاد، دار المعرفة، بیروت

۲ جامع الترمذی:۲/۱۸۲، باب ما یقول اذا رکب الدابة، ایچ ایم سعید

۳ الزخرف:۱۳۔۱۴

۴ صحیح مسلم:۱/۴۳۴، باب استحباب الذکر اذا رکب دابته، ایچ ایم سعید

کرے۔ راستہ میں پڑاؤنہ ڈالے کہ آنے جانے والوں کا راستہ رکے اور ان کو تکلیف ہو۔[۵]

۶)سفر کے دوران جب سواری بلندی پر چڑھے تو ''اللہ اکبر'' کہے۔

۷)جب سواری نشیب یا پستی میں اترنے لگے تو ''سبحان اللہ'' کہے۔[۶]

فائدہ: مرقاۃ میں ہے کہ یہ سنت سفر کی ہے لیکن اپنے گھروں میں یا مسجد کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں بڑھائے اور ''اللہ اکبر'' کہے خواہ ایک ہی سیڑھی ہو اور نیچے اترتے وقت بایاں پاؤں آگے بڑھائے اور ''سبحان اللہ'' کہے خواہ معمولی نشیب ہو تو ثوابِ سنت کی توقع ہے اور ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کا راز یہ بیان کیا ہے کہ بلندی پر ہم اگرچہ بظاہر بلند ہوتے نظر آرہے ہیں، لیکن اے اللہ! ہم بلند نہیں ہیں بلندی اور بڑائی صرف آپ کے لیے خاص ہے اور پستی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا اس لیے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ! آپ پستی سے پاک ہیں۔

۸)جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو جب اس میں داخل ہونے لگیں تو تین بار یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا

اے اللہ! ہمیں اس شہر میں برکت دے۔

پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَآ اِلَيْنَا[۷]

ترجمہ: یااللہ! نصیب کیجیے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجیے ہمیں اہل شہر کے نزدیک اور محبت دیجیے ہمیں اس شہر کے نیک لوگوں کی۔

۹)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر لوٹ آئے۔[۸] سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔

---

۵ صحیح مسلم:۲/۴۳۵،باب استحباب الذکر اذا رکب دابتہ متوجھا لسفر حج وغیرہ، ایچ ایم سعید

۶ صحیح البخاری:۱/۴۲۰(۳۰۰۶)،باب التسبیح اذا ھبط وادیا، المکتبۃ المظھریۃ

۷ المعجم الاوسط:۵/۸۸(۴۷۵۵)،من اسمہ عبد الرحمن، دار الحرمین القاھرۃ

۸ صحیح البخاری:۱/۴۲۱(۳۰۱۴)،باب السرعۃ فی السیر، المکتبۃ المظھریۃ

۱۰) دور دراز کے سفر سے بہت دنوں بعد زیادہ رات گئے اگر گھر آئے تو اسی وقت گھر میں نہ جائے بلکہ بہتر ہے کہ صبح مکان میں جائے۔[۹]

البتہ اہل خانہ تمہارے دیر سے آنے سے آگاہ ہوں اور ان کو تمہارا انتظار بھی ہو تو اسی وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔[۱۰]

۱۱) سفر میں کتّا اور گھنگرو ساتھ رکھنے کی ممانعت آئی ہے۔[۱۱]

کیوں کہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی برکت جاتی رہتی ہے۔

۱۲) سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لیے مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔[۱۲]

۱۴) جب سفر سے واپس آئے تو یہ دعا پڑھے۔

آیِبُوْنَ تَآ ئِبُوْنَ عَا بِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ[۱۳]

ترجمہ: ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

جب گھر والوں سے رخصت ہونے لگے تو انہیں یہ دعا دے:

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَا ئِعُهٗ[۱۴]

جب کسی کو رخصت کریں تو یہ دعا پڑھیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَا نَتَكَ وَخَوَا تِیْمَ اَعْمَالِكَ[۱۵]

جب سواری ٹھہرنے لگے، اترنے کی جگہ یہ دعا پڑھے:

---

۹ مشکوۃ المصابیح:۳۳۹/۱،باب اداب السفر،ایچ ایم سعید
۱۰ مرقاۃ المفاتیح:۴۱۶/۷،باب آداب السفر،دار الکتب العلمیۃ،بیروت
۱۱ مشکوۃ المصابیح:۳۳۸/۱،باب آداب السفر،ایچ ایم سعید
۱۲ مشکوۃ المصابیح:۳۳۹/۱،باب آداب السفر،ایچ ایم سعید
۱۳ صحیح البخاری:۴۲۰/۱(۳۰۰۸)،باب التکبیر اذا علا شرفا،المکتبۃ المظھریۃ
۱۴ سنن ابن ماجہ:۳۲۸/۲،باب تشییع الغزاۃ ووداعھم،المکتبۃ الرحمانیۃ
۱۵ کنز العمال:۹۵/۷(۱۸۱۳۶)،کتاب الشمائل:مؤسسۃ الرسالۃ

رَّبِّ اَنۡزِلۡنِیۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَکًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ[۱۶]

اے میرے پروردگار! مجھے برکت والی جگہ اتاریے اور آپ سب سے بہتر اتارنے والے ہیں۔

سفر حج: انتہائی عاشقانہ عمل

ارشاد فرمایا کہ حج کا عمل انتہائی عشق ہے جس میں حاجیوں کی وضع بھی عاشقانہ بنادی گئی کہ سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے، بس ایک چادر اوپر اور ایک چادر نیچے، عاشق کو لباس کا کہاں ہوش ہوتا ہے؟ احرام کی حالت میں جوئیں نہیں مار سکتے، جوئیں پڑنے سے سر صحرا بنتا ہے تو صحرا بننے دو۔ خوشبو مت استعمال کرو یعنی جتنی چیزیں صفائی اور نظافت کی ہیں سب ختم، بالکل الول جلول رہو، جیسے عاشق کو سوائے معشوق کے کچھ یاد نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے حج کی ادائیں عاشقانہ رکھی ہیں۔ ننگے سر ننگے پیر جیسے کسی چیز کا کچھ ہوش ہی نہیں۔ جوتا بھی اس طرح پہنو کہ پیر کے اوپر کی ہڈیاں کھلی رہیں۔ بڑے لوگ اپنی شان دکھاتے ہیں، حج میں اللہ تعالیٰ نے سب شان خاک میں ملادی کہ وطن سے دور، کھانے پینے کی سہولتوں سے محروم، ننگے پیر، ننگے سر رہو اور حج کے بعد سر منڈادو اور سر سے سرکشی نکال دو، سر منڈانے کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سر سے سرکشی نکال دی۔ خواجہ صاحب کا شعر ہے ؎

شیخ کی پگڑی اچھالی جائے گی
سرکشی سر سے نکالی جائے گی

اگر وہاں نزلہ زکام بخار ہو جائے تو گھبراؤ مت، وہاں کی بیماری بھی نعمت ہے اور ذریعۂ قرب ہے، اس لیے جب یہاں آئے تو یہی سمجھ کر آئے کہ ہم بس اللہ کے ہیں، ہر حالت میں مست رہو، ہنستے رہو، مسکراتے رہو، اللہ کی حمد و ثناء کرتے رہو، اللہ کی راہ میں مشقت اٹھانا بڑے نصیب کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نشانی

ارشاد فرمایا کہ یہاں ہر طرف اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں، پورا شہر اللہ تعالیٰ کی آیتِ کبریٰ

---

[۱۶] المؤمنون:۲۹

ہے۔ کعبۃ اللہ آیتِ کبریٰ ہے۔ کعبہ پر ریاض صاحب خیر آبادی کا ایک شعر یاد آیا؎

کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہوگا

جب میرا پہلا حج ہوا تھا تو کعبہ کے اندر ایک شعر موزوں ہوا؎

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یا رب یا خواب دیکھتا ہوں

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فداہ ابی وامی کے نواسہ فہیم الحق سلمہ نے بتایا کہ جب میں کعبہ میں طواف کے دوران اس شعر کو پڑھتا ہوں تو دوسرے سال حج کا موقع اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرماتے ہیں۔ یہ ایسا مبارک شعر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم پورے طواف میں بار بار یہ شعر پڑھتے رہے؎

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یارب یا خواب دیکھتا ہوں

کعبہ شریف کا ادب

ارشاد فرمایا کہ مسئلہ یہ ہے کہ طواف کرتے وقت نگاہ نیچی رکھو، کعبہ کو مت دیکھو، طواف میں کعبہ کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کا جواب میرے دل میں آیا جو میں نے کسی جگہ لکھا ہوا نہیں دیکھا، وہ یہ ہے کہ جب بادشاہ کا دیدار ہو رہا ہو تو اس وقت بادشاہ سے نظر ملانا خلافِ ادب ہے، بادشاہ کی عظمت کا تقاضا ہے کہ نگاہ نیچی رکھو۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ میرے گھر کا طواف کرنا میرا ہی طواف کرنا ہے، وہ میرے سامنے حاضری کا وقت ہے۔ جب طواف کرو تو گھر والے کا مزہ لے لو کیوں کہ جب میرے گھر کا طواف کر رہے ہو تو گویا میرا ہی طواف کر رہے ہو، جب میں سامنے ہوں تو پھر میری طرف کیوں دیکھتے ہو، بادشاہ کی آنکھ سے آنکھ ملانے کی کیسے ہمت کرتے ہو، بادشاہ کی عظمت کا حق یہ ہے کہ نگاہ نیچی رکھو۔ میں تو بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، مجھ سے آنکھ ملانا کیسے جائز ہوگا؟ کعبہ شریف میں میرے دو شعر اور ہوئے تھے؎

نہ گلوں سے مجھ کو مطلب نہ گلوں کے رنگ و بو سے
کسی اور سمت کو ہے مری زندگی کا دھارا

جو گرے ادھر زمیں پر میرے اشک کے ستارے
تو چمک اٹھا فلک پر میری بندگی کا تارا

یعنی دنیا کے پھولوں سے مجھے کیا مطلب؟ یہاں ایرانی، مصری اور دنیا بھر کی عورتیں آتی ہیں، ان کا تماشا دیکھنے کے لیے حج نہیں فرض ہوا۔ ان کو دیکھنا حج کو ضایع کرنا ہے۔ حج ضایع کرنے کے اسباب سے دور رہو۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ پر ایمان لانے والے بندو! نامحرم عورتوں اور لڑکوں کو دیکھنا تم پر حرام ہے کہ تم اجنبی عورتوں پر نظر ڈالو یا لڑکوں کو دیکھو۔ ان کو مت دیکھو۔ تم بندے ہو، بندگی بجالاؤ، کعبہ میں بھی تم بندے ہو اور باہر کے ملکوں میں بھی بندے ہو اور یہاں تو اور بھی زیادہ اہتمام کرو کہ کسی عورت کو نظر اٹھا کر مت دیکھو ورنہ سارا نور نکل جائے گا اور شیطان بن جاؤ گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو نہ دیکھنا یہ حکم کہاں ہے؟ ارے! قرآن شریف کا حکم ہے:

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ[کلے]

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان والوں سے آپ فرمادیں کہ آنکھوں کو بچاؤ یعنی نامحرم عورتوں اور لڑکوں سے نظر ہٹالو، یہاں تک کہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کی آنکھیں بد نگاہی کے مرض میں مبتلا ہوں تو وہ مطاف کے پاس نہ بیٹھے تاکہ عورتوں کا حسن صاف نہ نظر آئے، دور بیٹھو، دور سے عورتوں کا حسن دھندلا سا نظر آئے گا اور بد نظری سے بچ جاؤ گے۔ اگرچہ عام لوگوں کے لیے افضل تو یہی ہے کہ کعبہ شریف کے قریب بیٹھیں لیکن جو بد نظری کا مریض ہے اس کو تجلیات الٰہیہ کے لیے معصیت کی، حرام کام کی کیسے اجازت ہوگی؟ ایسا شخص بجائے تجلیات الٰہیہ کے معصیت میں مبتلا ہو جائے گا، اس لیے مطاف سے دور بیٹھو تاکہ اگر غلطی سے نظر پڑ بھی جائے تو حسن دھندلا سا نظر آئے، صاف نظر نہ آئے اور گناہ کا مرتکب ہونے سے بچ جاؤ۔

کلے النور:۳۰

مہمان کی توہین میزبان کی توہین ہے

ارشاد فرمایا کہ کسی کے مہمان کو بُری نظر سے دیکھنا میزبان کی توہین ہے، دلیل قرآن شریف میں ہے۔ قومِ لوط کو عذاب دینے کے لیے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام تین فرشتے آئے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو اللہ نے اس لیے نہیں بھیجا کہ قوم لوط کو زندگی ہی میں عذاب دینا تھا اور جب عذاب نازل ہوا تب روح قبض کرنے والا فرشتہ بھیجا۔ تو جبرائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام یہ تین فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آئے۔ جیسا مرض ہوتا ہے ویسا ہی امتحان ہوتا ہے۔ قوم لوط کو لونڈوں کا خبیث عشق تھا تو اللہ تعالیٰ نے لڑکوں کی شکل میں فرشتوں کو بھیجا تاکہ ان کو دیکھ کر پاگل ہوجائیں۔ معلوم ہوا کہ حسینوں کی طرف دیکھنا معذب قوم کا کام ہے، ان کو دیکھنا عذاب کو دعوت دینا ہے۔ چناں چہ لڑکوں کو دیکھ کر شہوت سے پاگل ہوگئے اور حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں کود گئے تو حضرت لوط علیہ السلام گھبرا گئے کیوں کہ اس وقت تک آپ کو علم نہیں تھا کہ یہ فرشتے ہیں اور اپنی قوم سے فرمایا:

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيۡفِىۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ[۱۸]

تحقیق یہ میرے مہمان ہیں پس مجھ کو رسوا مت کرو۔

پس یہاں مکہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ میں جو مرد و عورتیں لڑکے آئے ہوئے ہیں یہ سب اللہ ورسول کے مہمان ہیں، ان کو بری نظر سے دیکھنا، بد نظری کرنا اللہ ورسول کے ساتھ گستاخی کرنا ہے، لہٰذا اگر یہاں کوئی عورت نظر آئے تو نظر نیچی کر کے کہو کہ یااللہ ! یہ آپ کی مہمان ہے، اس وجہ سے یہ میری ماں سے زیادہ محترم ہے۔ اگر اس کے ساتھ کوئی برا خیال لاؤں تو گویا اپنی ماں کے ساتھ برا سوچ رہا ہوں۔ اسی طرح اگر کوئی لڑکا نظر آئے تو فوراً نظر ہٹا کر سوچو: یااللہ ! یہ میرے باپ سے زیادہ محترم ہے، کیوں کہ آپ کا مہمان ہے۔ بس لڑکی اور لڑکے سب سے یہاں نظر بچاؤ، عجم میں بھی یہی حکم ہے لیکن یہاں معاملہ زیادہ سنگین ہے کہ یہ بلد امین ہے اور

---

۱۸ الحجر:۶۸

مدینہ طیبہ بلد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس لیے اللہ اور رسول کی عظمت کی وجہ سے ان کے مہمانوں کی عزت کرو۔

اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول کرلے تو تقویٰ فی العرب کی برکت سے اللہ تعالیٰ تقویٰ فی العجم بھی عطا فرمادیں گے یعنی اللہ تعالیٰ یہاں تقویٰ سے رہنے کی برکت سے اپنے اپنے ملکوں میں تقویٰ سے رہنے کی توفیق دے دیں گے اور پھر خیال آئے گا کہ یہ تو اللہ کے بندے اور بندیاں ہیں، ان کو کیسے بری نظر سے دیکھوں۔ پھر اپنے ملکوں میں بھی یہ حدیث سامنے رہے گی:

اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عَیَالِہٖ[19]

ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے اللہ کے نزدیک مخلوق میں سے سب سے زیادہ پیارا بندہ وہ ہے جو اللہ کے عیال سے بھلائی سے پیش آئے۔ بدنظری کرنا کیا بھلائی سے پیش آنا ہے؟ لہٰذا یہاں سختی سے نظر بچاؤ، جو نظر کے مریض ہیں وہ مطاف سے بھی دور بیٹھیں ورنہ طواف کرتی ہوئی عورتوں سے بدنظری کرکے حرم کے اندر ملعون ہوجائیں گے اور اللہ کے مہمانوں کے ساتھ بدتمیزی گویا میزبان کے ساتھ بدتمیزی ہے جیسے حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مجھے رسوانہ کرو لیکن جب وہ خبیث نہ مانے تو کیا ہوا؟ جن کو وہ لڑکے سمجھ رہے تھے وہ فرشتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک پر مارا تو سب اندھے ہوگئے، اس کے بعد عذاب نازل ہوا اور ان کی ساری مستی نکل گئی۔ اس لیے حسینوں کو دیکھ کر جب مستی آنے لگے تو ڈر جاؤ کہ یہ عذاب کی مستی ہے اور وہاں سے بھاگ جاؤ، نگاہوں کو بچاؤ، دل کو بچاؤ، جسم کو بچاؤ اور بدنظری سے کچھ ملتا بھی نہیں ہے۔ یہ بے وقوفی کا گناہ ہے کہ ملنا نہ ملانا دل کو مفت میں تڑپانا، ایک صاحب نے حکیم الامت سے عرض کیا کہ اگر حسینوں کو نہیں دیکھتا ہوں تو دل کو تکلیف ہوتی ہے حضرت نے فرمایا کہ دیکھنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا نہ دیکھنے سے؟ اس نے کہا کہ دیکھنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے، تین دن تک اس حسین کا خیال ستاتا ہے اور نہ دیکھنے سے دو چار منٹ تکلیف ہوتی ہے۔ تو فرمایا کہ دو چار منٹ کا غم برداشت کرلو، بڑے غم سے چھوٹا غم آسان ہے۔

جب کوئی کرتا ہے بدنگاہی
ماردوں جاں سے جی چاہتا ہے

---

[19] مشکوٰۃ المصابیح: ۴۲۵، باب الشفقۃ والرحمۃ، المکتبۃ القدیمیۃ

حج وعمرہ کے متعلق خاص ہدایات

اہم نوٹ: حج وعمرہ کے احرام کی نیت کرنے کے بعد خوشبو کا استعمال ممنوع ہے۔ اس لیے ہوائی جہاز میں جو خوشبودار ٹشو پیپر دیا جاتا ہے اس کو استعمال نہ کریں۔

۱) نظر کی خاص حفاظت کریں یعنی نامحرم عورت یا لڑکی یا لڑکے کو نہ دیکھیں۔ حرمین شریفین میں ساری دنیا کے لوگ آتے ہیں اس لیے ہر وقت اس کا خیال رکھیں کہ گوشۂ چشم سے بھی نفس بد نظری نہ کرنے پائے، گھر سے نکلتے وقت یہ ارادہ کر کے نکلیں کہ یہاں کسی کو نہیں دیکھنا ہے؟ دل میں بار بار اس ارادہ کی تجدید کرتے رہیں ورنہ نفس بد نظری کرادے گا۔ دونوں حرم بین الاقوامی جگہ ہے، دنیا بھر کی عورتیں آتی ہیں اس لیے شیطان کہتا ہے کہ ذرا دیکھو لو کہ اردن کی کیسی ہے، مراکش کی کیسی ہے، الجزائر کی کیسی ہے، شیطان سے کہہ دو کہ تیری ایسی تیسی ہر گز نہیں دیکھوں گا، مردود دور ہو جا اور اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ پڑھ لو، یہ گناہ کے وسوسوں کا علاج ہے۔[۲۰]

۲) قلب کی حفاظت کریں یعنی دل میں گندے خیالات نہ پکائیں، نہ کسی حسین کا تصوّر کر کے مزہ لیں، نہ گزشتہ گناہوں کو یاد کر کے مزہ لیں، خیالات کا آنا برا نہیں لانا برا ہے، خیالات آجائیں تو ان میں مشغول ہو جانا بُرا ہے۔

۳) جسم کو بھی کسی غیر محرم عورت یا بے ریش لڑکے (یعنی جن کی داڑھی مونچھ نہ آئی ہو یا جن میں کشش ہو) کے قریب نہ رکھیں۔

۴) فضول گوئی نہ کریں یعنی زیادہ بات چیت سے پرہیز کریں، کام سے کام رکھیں، طواف، تلاوت و درود شریف کے پڑھنے میں وقت گزاریں اور تھک جائیں یا کمزوری محسوس کریں تو کعبہ شریف کو دیکھتے رہیں۔

۵) کسی مسئلے میں کسی سے بحث و مباحثہ نہ کریں نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کریں۔ اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو معاف کر دیں کہ اگر زائرین ہیں تو وہ اللہ کے مہمان ہیں اور مقامی ہیں تو

---

۲۰ کنز العمال:۲۴۶/۱(۱۲۳۷)الفصل فی الشیطان وسوستہ،مؤسسۃ الرسالۃ

درباری لوگ ہیں، لہٰذا سرکار کے مہمانوں اور درباریوں دونوں کا ادب ضروری ہے اور دوکانوں پر دوکاندار کا بھی احترام کرو کہ دونوں حرم کے دوکاندار اللہ کے پڑوسی ہیں اور مدینہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی پڑوسی ہیں۔

۶) طواف کے وقت کعبہ شریف کی طرف مت دیکھیں۔ بادشاہ جس وقت مخاطب ہوتا ہے تو ایسی وقت میں بادشاہ سے نظر ملانا خلافِ ادب ہے۔

۷) اگر کوئی نامحرم عورت نظر آجائے اور دل اس کی طرف کھنچنے لگے تو فوراً نظر ہٹالو اور سمجھ لو کہ یہ اللہ کی مہمان ہے۔ اس لیے میری ماں سے زیادہ محترم ہے اور اگر مدینہ منوّرہ میں نظر پڑ جائے تو سوچو کہ یہ اللہ کی بھی مہمان ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مہمان ہے۔ اسی طرح کوئی لڑکا نظر آئے اور دل کھنچنے لگے تو سمجھو کہ یہ میرے باپ سے زیادہ محترم ہے کیوں کہ مکۃ المکرّمہ میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اور مدینہ منوّرہ میں اللہ تعالیٰ کا بھی مہمان ہے اور رسول اللہ کا بھی مہمان ہے۔ غرض لڑکی یا لڑکے پر نظر پڑتے ہی فوراً ہٹالیں، ایک لمحے کو پڑی نہ رہنے دیں۔

۸) حرمین شریفین کے لوگوں سے کوئی تکلیف پہنچے تو کوئی شکایت نہ کرو، یہ سوچو کہ یہ شہزادے ہیں، ایک طواف کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں گے، ہم ان کے پیروں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہیں۔

۹) کھانے میں کوئی چیز پسند نہ آئے تو شکایت نہ کرے، ایک صاحب نے شکایت کی کہ مدینہ منوّرہ کا دہی کھٹا ہے، ہمارے ہندوستان میں دہی میٹھا ہوتا ہے تو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ۔ وہاں کی ہر چیز کو محبت، عزت اور عظمت کی نظر سے دیکھو، کسی چیز میں عیب نہ نکالو۔ ایک صاحب مدینہ منوّرہ کی برقع پوش کالی عورتوں سے روزانہ انڈے خریدتے تھے۔ ایک دن کچھ انڈے گندے نکل آئے تو انہوں نے انڈے خریدنا بند کردیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ فرمایا کہ کالی عورتیں برقعے میں جو آتی ہیں بہت دور سے آتی ہیں، غریب ہیں ان سے انڈے خرید لیا کرو، ان کو مایوس نہ کرو۔ پھر وہ اتنا روئے اور پھر وہ روزانہ بے ضرورت ان عورتوں سے انڈے خرید کر تقسیم کردیتے تھے۔

۱۰) مدینے کی موت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے وہ مدینہ میں آکر مر جائے۔اس لیے کہ جو مدینہ میں مرے گا اس کی میں شفاعت کروں گا۔[۲۱]

۱۱) اپنے آپ کو خادم سمجھیں، مخدوم نہ سمجھیں۔اپنی ذات کو لوگوں کے لیے راحت کا باعث بنائیں اور ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھیں۔

۱۲) کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑے تو اللہ سے اللہ کو مانگ لو اور کہو کہ اللہ منہ تو اس قابل نہیں ہے لیکن آپ کریم ہیں، نالائقوں پر بھی مہربانی کرتے ہیں ۔

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ مانگتا ہے
الٰہی میں تجھ سے طلب گار تیرا

۱۳) اگر کوئی خواب دیکھیں تو اس کا تذکرہ صرف اپنے شیخ سے کریں، اگر شیخ نہ ہو تو اپنے ہمدرد اور دین کی سمجھ رکھنے والے سے کریں۔ہر ایک سے نہ کہتے پھریں۔

۱۴) حج اور عمرہ کرنے والے اس بات کی کوشش کریں کہ ان کی ایک سانس بھی اللہ رب العزت کی نافرمانی میں نہ گزرے۔

۱۵) اور کنکریاں مارنے کی نصیحت یہ ہے کہ کنکری میں جب مجمع کم ہو جائے ۲۰،۲۵،۵۰،۶۰ آدمی رہ جائیں تب جاؤ، چاہے ۱۲ بجے رات میں جانا پڑے، کتابوں میں جو لکھا رہتا ہے کہ مغرب بعد مکروہ وقت ہے اب یہ اس زمانے میں مکروہ نہیں رہا، کیوں کہ جان بچانا فرض ہے، اس لیے مغرب بعد یا عشاء بعد یا ۱۲ بجے رات کو جاؤ، جب تک صبح صادق نہ ہو اس کا وقت بلا کراہت جائز ہے۔

۱۶) پانی کا انتظام گرمیوں میں اپنے ساتھ رکھو۔کوئی تھرماس ہو، ٹھنڈا پانی ساتھ رکھو کہ دھوپ کی شعاعوں سے اچانک پیاس شدید لگ جاتی ہے اور پانی نہ ملنے سے لو لگ جاتی ہے، کوئی اور بیماری آسکتی ہے تو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

۱۷) خواتین کے لیے بہتر یہی ہے کہ حرمین شریفین میں وہ نماز اپنے گھروں میں پڑھیں اور طواف وہاں کرلیں۔ایسے ہی روضہ مبارک پر صلوٰۃ سلام پڑھنے کے لیے جائیں، عورتوں

---

[۲۱] جامع الترمذی: ۲/۲۲۹، باب المدینۃ، ایچ ایم سعید

کے لیے گھروں میں نماز پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے، یعنی ایک لاکھ کا ثواب ان کو گھر پر ہی مل جائے گا۔

۱۸) اللہ تعالیٰ سے خوب دعا مانگو، عرفات کے میدان میں دعا بہت قبول ہوتی ہے، اسی طرح روضۂ مبارک پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے، اپنے ماں باپ، اپنے خاندان کے لیے، میرے لیے دعا مانگیے۔ میں بھی دعا کے لیے گزارش کرتا ہوں اور صلوۃ وسلام کا وکیل بناتا ہوں۔

۱۹) بس یہ چند نصیحتیں کر دیں، باقی حج وعمرہ کے متعلق مستند عالم کی کتاب پڑھتے رہو، جیسے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی "احکام حج وعمرہ" کو بار بار پڑھو۔

۲۰) حالتِ احرام میں عورتوں کے لیے چہروں پر برقع نہ لگے اور وہ جو سر پر سفید کپڑا باندھتی ہیں وہ احرام نہیں ہے، وہ محض بالوں کی حفاظت ہے، بعض عورتیں نادانی سے اتنا ضروری سمجھتی ہیں کہ مسح بھی اسی کپڑے کے اوپر کرتی ہے اور سمجھتی ہیں کہ اس کپڑے کو ہٹانے سے احرام ٹوٹ جائے گا، نعوذ باللہ! یہ بالکل جہالت، بالکل غلط بات ہے، جب کوئی غیر محرم نہ ہو تو اس کو بھی اتار دو، وہ کپڑا بھی کوئی ضروری نہیں ہے۔ جب وضو کرنا ہو تو اس کو ہٹا کر بالوں میں مسح وغیرہ کرنا چاہیے ورنہ وضو ہی نہ ہوگا البتہ چہرے پر برقع کا نقاب نہ لگے ،اس کے لیے کوئی چیز جیسے چھوٹے لڑکوں کا ہیٹ ہوتا ہے تو وہ ادھر سامنے کر لیں جب عمرہ ہو گیا، احرام کھل گیا بس پھر احرام کی پابندی ختم۔

۲۱) عمرہ کے بعد مردوں کو سر منڈانا یا اگر بڑے بال ہوں تو ایک پور کے برابر بال کٹوانا ضروری ہے۔ عربوں کی نقل نہ کرو جو قینچی سے تھوڑے سے بال کاٹتے ہیں، سر منڈانے کا ثواب زیادہ ہے، اس سے تکبر بھی نکل جاتا ہے اور بال بال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

بس اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا حج قبول فرمائے اور اپنی رحمت سے دکھاوے سے بچائے۔ اللہ کے لیے حج کرو، دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سارے حاجیوں کا حج وعمرہ قبول فرمائے اور سب حاجیوں کی دعاؤں کو، عرفات کے میدان، منیٰ، مزدلفہ، دونوں حرم کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مندرجہ بالا تعلیمات وہدایات پر عمل کی توفیق نصیب فرمادیں، بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، آمین۔

ہدایات برائے زائرینِ مدینہ منورہ

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خوب درود شریف پڑھو بلکہ جب روضۂ مبارک نظر آئے تو عاشقانہ نظروں سے دیکھو اور اس وقت میں تو یہ شعر پڑھتا ہوں ؎

ڈھونڈتی تھی گنبدِ خضریٰ کو تو
دیکھ وہ ہے اے نگاہِ بے قرار

ہوشیار اے جانِ مضطر ہوشیار
آگیا شاہِ مدینہ کا دیار

یعنی جو مقام عرشِ اعظم سے افضل ہے آپ وہاں کھڑے ہوئے ہیں، علماء فرماتے ہیں کہ جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک رکھا ہوا ہے اتنا ٹکڑا عرشِ اعظم سے افضل ہے، وہ کوئی معمولی جگہ نہیں ہے، اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ وہاں کے ادب میں کوتاہی نہ کرو اور جس کو اللہ جلّ جلالہ وہاں پہنچادے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ جب روضۂ اقدس پر حاضر ہو تو نہایت ادب سے درمیان آواز میں درود و سلام پڑھے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

جو درود و سلام یاد ہیں خوب پڑھو کیوں کہ آپ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ صلوٰۃ والسلام پڑھ کر یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جن لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا یعنی گناہ کیا جَآءُوْکَ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاش! وہ آپ کے پاس آتے۔ یہاں کہو کہ اے اللہ تعالیٰ! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا لیکن میں آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا آپ کی توفیق و کرم سے فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو اللہ تعالیٰ میں اس آیت پر عمل کر رہا ہوں اور آپ سے معافی چاہ رہا ہوں۔

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ اوران کے لیے ہمارا رسول بھی معافی چاہتا ہو لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا[۲۲] تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ یہاں کہو۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دو کام میرے اختیار میں تھے۔ آپ کے پاس آنا اور مغفرت مانگنا۔ تو میں اللہ تعالیٰ کی توفیق وکرم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگ رہا ہوں، اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اب آگے آپ کا کام ہے کہ میرے لیے آپ مغفرت مانگیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ پس میرے لیے مغفرت مانگنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کریم ہیں۔

یارب تو کریمی ورسول تو کریم
صد شکر کہ مائیم میان دو کریم

یااللہ تعالیٰ! آپ کریم ہیں، آپ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی کریم ہے، سینکڑوں بار شکر ہے کہ ہم دو کریموں کے درمیان ہیں۔

اور درود شریف ایسی عبادت ہے کہ بیک وقت دونوں کا نام منہ سے نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ کا نام بھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی۔ اَللّٰهُمَّ کہا تو اللہ میاں کے نام کا لڈّو ملا اور صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا لڈّو ملا، تو درود شریف پڑھنے والا بندہ دو کریموں کے درمیان میں ہو جاتا ہے اور دو کریم کے درمیان میں جس کی کشتی ہو گی وہ ان شاء اللہ تعالیٰ کیسے ڈوبے گی؟ پھر وہاں یہ دعا کرو، کیوں کہ روضۂ مبارک میں جو درود وسلام پڑھتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں۔ کہو کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم! آپ سارے عالم کے لیے رحمت ہیں اور میں آپ کا ایک ادنیٰ امتی ہوں، ادنیٰ امتی ہونے کی حیثیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتا ہوں کیوں کہ آپ کریم ہیں آپ اپنا دستِ کرم میری طرف بڑھایئے اور میرے لیے مغفرت مانگ کر وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ کا جز پورا کر دیجیے یعنی اللہ تعالیٰ سے میرے لیے مغفرت کی درخواست کر دیجیے۔ اس کے بعد خوب دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو، لیکن ہاتھ اٹھا کر نہیں ہاتھ گرائے ہوں، کسی قبر پر حتی کہ

---

۲۲ النساء: ۶۴

روضۂ مبارک پر بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں کیوں کہ لوگوں کو غلط فہمی ہوگی کہ نعوذ باللہ صاحبِ قبر سے مانگ رہے ہیں۔ اگر ہاتھ اٹھانا ہوں تو کعبہ شریف کی طرف منہ کرلو، ہمارے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں خوب دعائیں مانگتے تھے اور ہجوم میں خوب دھکے بھی کھاتے اور خوب مزہ لیتے تھے۔ ایسے دھکے کہاں ملتے ہیں جو بیڑا پار کردیں، وہاں کا تو دھکا بھی پیارا ہے، اللہ تعالیٰ بھی دیکھ رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا عاشق کس طرح دھکے کھا رہا ہے؟ بھلا ان کو رحم نہ آئے گا؟ وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خوب بارش ہوتی ہے لہٰذا روضۂ مبارک میں اللہ تعالیٰ سے خوب مانگو۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں اپنے استاد حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر جاتا ہوں لیکن صاحبِ قبر سے نہیں مانگتا، اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں کہ اے خدا! یہ میرا استاد یہاں آرام فرما ہے، اس کی برکت سے میری دعا قبول فرمائیے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری کبھی کوئی دعا رد نہیں ہوئی۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی برکت سے تو یہ بتاؤ کہ جن پر ایمان لانے سے اور جن کی غلامی سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بنے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر کتنی دعا قبول ہوگی اس لیے وہاں پر خوب مانگو۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں آج میری ساری دعائیں قبول فرمالیجیے اور اپنے لیے، والدین کے لیے، اپنے دوست واحباب کے لیے بھی اور اپنی مسجد کے مصلیوں کے لیے بھی، خانقاہ کے لوگوں کے لیے، سارے عالم کے مسلمانوں کے لیے یہاں تک کہ کافروں کے لیے بھی دعا کرو۔ اے خدا! اہل کفر کو اہل ایمان بنادے اور ایمان کو اہل ایمان تقویٰ بنادے اور اہل بلا کو اہل عافیت کردے، اور اہل مرض کو اہل صحت کردے اور اہل جہل کو اہل علم کردے اہل دکھ کو اہل سکھ بنادے۔ آخر میں یہ کہو کہ چیونٹیوں پر رحم کردے بلوں میں اور مچھلیوں پر رحم کردے دریاؤں میں اور سمندروں میں اور درندوں پر رحم فرمادے جنگلوں میں اور پرندوں پر رحم فرمادے فضاؤں میں، سارا عالم آگیا، سارے عالم پر رحمت مانگنا اپنے کو رحمت کا مستحق بنانا ہے اور یہ دعا کوئی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ابدال کا درجہ دے دیں گے اور اس کی برکت سے دعا بھی قبول ہوجاتی ہے۔

اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دے اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کو بخش دے۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھ پر رحم فرمادے اور پوری امّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرمادے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَاھْدِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھے ہدایت دیجیے اور پوری امّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دیجیے۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ وَعَافِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھے عافیت سے رکھ اور پوری امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عافیت سے رکھیے۔

تمام امّت کے لیے مانگو اور روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خوب درود شریف پڑھو، وہاں کے لوگوں کا بھی ادب کرو، اگر کوئی آپ سے بدتمیزی کردے، دھکا مار دے یا کوئی تکلیف پہنچ جائے اُف نہ کرنا کیوں کہ وہ درباری لوگ ہیں، آپ مہمانِ سرکار ہیں، وہ اہلِ دربار ہیں لٰہذا ان کو چاہیے کہ وہ اپنے مہمانِ سرکار کا اکرام کریں مگر آپ اہلِ دربار کا اکرام کریں، اپنی اپنی ڈیوٹی اپنے اپنے ساتھ رکھیں، اگر ان سے کوتاہی ہو جائے تو آپ اہلِ دربار کے ادب میں کمی مت کریں اور ان کے بارے میں زبان کو خاموش رکھیں۔ حضرت حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ یہاں کا دہی کھٹا ہے اور ہمارے ہندوستان کا دہی میٹھا ہے۔ اسی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ چھوڑ دو، فوراً واپس جاؤ تمہیں ہندوستان کا دہی اچھا لگتا ہے، ہمارے شہر کا دہی اچھا نہیں لگتا تو کیوں آیا یہاں پر نالائق؟ بہت روئے مگر کام نہیں بنا، بے ادبی بڑی خطرناک چیز ہے۔ اس لیے وہاں کی کسی چیز کو کچھ مت کہو۔ جتنے لوگ ہیں وہاں ان کو اکرام اور پیار کی نظر سے دیکھو، اوّل تو دیکھو ہی نہیں، اپنے کام سے کام رکھو اور مکّہ شریف میں جب کعبہ شریف کو دیکھو تو سوچو کہ اس کعبہ شریف کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک جہاں پڑی تھی آج میری نظر بھی وہی پڑ رہی ہے۔ اپنی قسمت پر کتنا شکر کروں کہ اس طرح بالواسطہ نگاہِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو رہی ہے۔ میں ملتزم پر تصوّر کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک یہاں چپکا

ہے۔قسمت سے آج میرا سینہ بھی وہاں لگ رہا ہے،مکہ شریف اور مدینہ شریف میں چاند بھی دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ یہیں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھا تھا،چاند کے جس حصے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک پڑی تھی،ہم بھی وہاں اپنی نظر ڈال دیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظر سے بالواسطہ نظر مل جائے،مطاف میں سوچو کہ تمام پیغمبر علیہم السلام یہاں چلے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی وہاں چلے ہیں اور کتنے ولی اللہ وہاں چلے ہیں اور سوچو کہ اس کعبہ کے بالکل اوپر آسمانوں میں بیت المعمور ہے،ہر روز ستر ہزار فرشتے جس کا طواف کرتے ہیں۔اور ایک طواف کے بعد قیامت تک دوبارہ ان کی باری نہیں آتی۔اور بیت اللہ کے طواف میں جو دعائیں پڑھیں،ساتھ میں میرا یہ شعر بھی پڑھو جو محبت کو تیز کر دیتا ہے۔

کہاں یہ میری قسمت یہ طواف تیرے گھر کا
میں جاگتا ہوں یا ربّ یا خواب دیکھتا ہوں

یہ شعر پڑھتے ہوئے خالی گھر کو مت دیکھو،صاحب گھر کا بھی تصوّر کرو کہ صاحبِ خانہ سامنے ہے۔حدودِ حرم شروع ہوتے ہی ایک دعا ہے کہ یااللہ تعالیٰ! ہم حدودِ حرم میں داخل ہو رہے ہیں،اس کی برکت سے آپ ہم پر جہنم کی آگ حرام کر دیجیے۔کتاب کو ضرور ساتھ رکھیں کیوں کہ انسان بھول جاتا ہے۔حرم میں داخلہ کے وقت اس شعر میں تھوڑی سی ترمیم کر لو ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ حاضری حرم کی
میں جاگتا ہوں یا ربّ یا خواب دیکھتا ہوں

اور حرمِ مدینہ میں داخل ہوتے وقت مسنون دعا پڑھ کر اس شعر کو یوں پڑھو ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ حاضری مدینہ
میں جاگتا ہوں یا ربّ یا خواب دیکھتا ہوں

اور مدینہ منوّرہ میں روضۂ مبارک میں حاضری کے وقت یوں کہو ؎

کہاں یہ میری قسمت یہ روضۂ مبارک
میں جاگتا ہوں یا ربّ یا خواب دیکھتا ہوں

جہاں جاؤ اس شعر کو فٹ کر لو،وہاں کی ساری نعمتوں پر،سارے مقدس مقامات،منیٰ،عرفات،

مزدلفہ وغیرہ پرفٹ کرلو، وزن گرے نہ گرے فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ اس کے معنٰی سے باخبر ہیں۔ بس ریا سے بچے رہنا، ریا سے بچنا بہت ضروری ہے۔

مکّہ شریف میں اگر موقع ہو، بھیڑ نہ ہو تو ملتزم پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس طرح سینہ لگادو جیسے کوئی چپک کر رو رہا ہے، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون مہربان ہے۔ خوب دعا کرو، لکھا ہے کہ وہاں کوئی دعا رد نہیں ہوتی اور جب اپنے ملکوں میں واپس آجاؤ اور اہلِ مکّہ کو خط لکھو تو ان سے یوں گزارش کرو ؎

اے ساکنانِ مکّہ مجھ کو بھی یاد رکھنا
اِک دور افتادہ فریاد کر رہا ہے

❁❁❁

idtirshad@gmail.com
www.majliseirshad.org